ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

نگران اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

2
۱۸/۳۹
3.10.
۹۷۵

۱۸/۳۹

قائدِ جمعیت نے فرمایا:

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے تمام اراکین و وابستگان نظام شریعت کنونشن گوجرانوالہ کی کامیابی کے لیے شب و روز کوشش کریں تاکہ یہ عظیم کنونشن پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی بنیاد اور آمریت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہو——

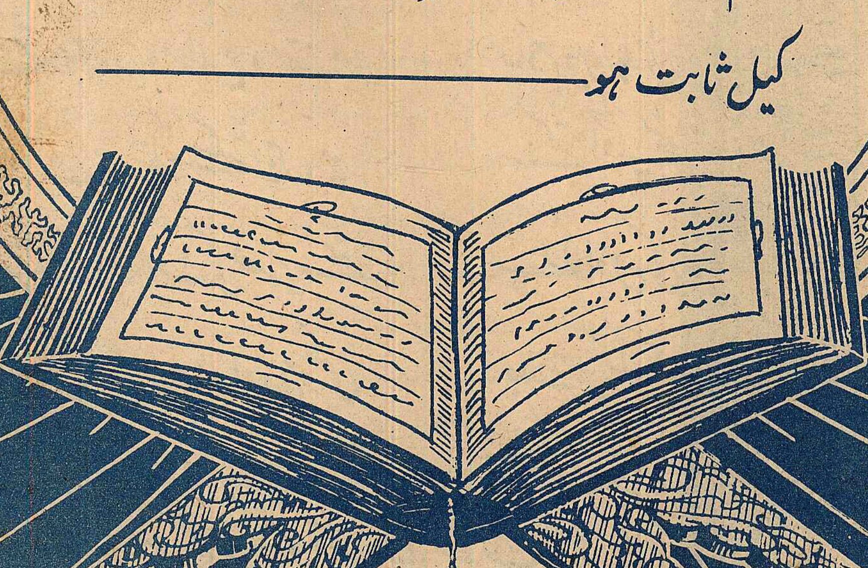

حضرت احمد علیؒ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی یاد میں

فخرِ بزمِ اتقیا تھے حضرت احمد علیؒ
صدرِ بزمِ اولیاء تھے حضرتِ احمد علیؒ

کفر کی تاریکیوں میں نور کا مینار تھے
ظلمتِ شب میں ضیاء تھے حضرت احمد علیؒ

سنّتِ خیر البشرؐ کے پاسباں تھے بالیقیں
عاشقِ خیر الوریٰ تھے حضرت احمد علیؒ

روز و شب اُن کے گذرتے تھے خدا کی یاد میں
حضرتِ حق[۱] پہ فدا تھے حضرت احمد علیؒ

اُن کی درویشی کے قصے آج بھی مشہور ہیں
ایک مردِ باخدا تھے حضرت احمد علیؒ

اُن کی تربت سے مہک اُٹھیں نہ کیوں گرد و نواح
پارسا و باصفا تھے حضرت احمد علیؒ

آمروں کے واسطے، باطل پرستوں کیلئے
ہاں یقیناً صاعقہ تھے حضرت احمد علیؒ

خیرہ کر سکتے نہ تھے جن کی نگاہ کو سیم و زر
وہ مثالی رہنما تھے حضرت احمد علیؒ

اہلِ حق کے تھے وہ مخدوم و مطاع و مقتداء
خادمِ دینِ ہدیٰ تھے حضرت احمد علیؒ

مرتبہ دانِ ولایت ہی بتا سکتے ہیں یہ
کتنے اُونچے پیشوا تھے حضرتِ احمد علیؒ

اپنے عالی مرتبت اسلاف کی تصویر تھے
بے نواؤں کی نوا تھے حضرت احمد علیؒ

جن کی قسمت میں ازل سے نامرادی ہو لکھی
جانتے ہیں کیا وہ کیا تھے حضرت احمد علیؒ

منقبت اُن کی بیاں اکرامؔ ہو سکتی نہیں
غمزدوں کا آسرا تھے حضرت احمد علیؒ

اکرام القادری

---

[۱] حق تعالیٰ شانہٗ

اداریہ

اکرام القادری

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۳۹

جمعۃ المبارک ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء ۲۶ رمضان المبارک

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★★

بدل اشتراک
سالانہ ۳۸ روپے
ششماہی ۱۹ روپے
سہ ماہی ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

ریت کی دیوار

آج کل اخبارات میں جو چیز سب سے زیادہ عوام وخواص کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنی ہوئی ہے وہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ و گورنر جناب غلام مصطفےٰ کھر اور ان کے سابقہ رفقاء کار وموجودہ مخالفین کے محشر خیز بیانات ہیں۔

ایک طرف جناب غلام مصطفےٰ کھر اور ان کے ساتھی پیپلز پارٹی کی موجودہ قیادت کو آمرانہ اور خود سر قیادت ہونے کے تحفے بخش رہے ہیں دوسری طرف قیادت کی مدافعت پر وفاقی وصوبائی وزراء کی ایک کھیپ لگی ہوئی ہے سیاسیات کے وسیع وعریض میدان میں ایک شور ہے ہنگام برپا ہے۔

آج مسٹر کھر اور ان کا گروپ موجودہ حکمران طبقہ کو وہی کچھ کہہ رہا ہے جو شروع دن سے اپوزیشن کہتی رہی ہے پیپلز پارٹی کا سب سے بڑا اصول بے اصولی بتایا جا رہا ہے۔ بھٹو صاحب کے رفقاء سفر کو کاسہ لیسوں کا ٹولہ اور خوشامدیوں کی منڈلی قرار دیا جا رہا ہے موجودہ ہوشربا گرانی کا ذمہ دار اور پنجاب کے حقوق کا غاصب بھی پیپلز پارٹی کے نیتاؤں کو ٹھہرایا جا رہا ہے۔ مستزاد یہ کہ کھر صاحب نے اپنے دیرینہ دوست اور سابقہ قائد کو مینار پاکستان پر مناظرے کا چیلنج بھی دیا ہے۔ جس کا جواب ہماری معلومات کی حد تک تادم تحریر بھٹو صاحب کی طرف سے نہیں دیا گیا۔

کھر صاحب کا کہنا ہے کہ مجھے مرکز میں وزارت کی پیشکش کی جاتی رہی۔ سینیٹر منتخب کرانے کے لئے کہا گیا۔ دیگر مراعات کے وعدے بھی کئے گئے لیکن میں نے ان سب چیزوں کو "پنجاب" "عوام" اور "اصول" کی خاطر ٹھکرا دیا۔

وفاقی وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ صاحب بھی مصروف ترین دن گذارنے کی مہم پر لگے ہوئے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے حمام سے کوئی قومی یا صوبائی اسمبلی کا رکن نکل کر باغی کیمپ میں نہ جانے پائے شیخ رشید، جناب کوثر نیازی مبشر حسن، ناصر رضوی، ڈاکٹر عبدالخالق اور غلام نبی وغیرہ بھی اسی قسم کی مہم سر کرنے پر نکلے ہوئے ہیں۔

ایک خبر یہ ہے کہ پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ حنیف رامے بھی اپنے حامیوں کا اجلاس بلا کر ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ اپنی سیاسی پوزیشن واضح کرنے کے موڈ میں ہیں "ترجمان" قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنے سے قبل ہی رامے صاحب کی سیاست کا اونٹ کسی کروٹ بیٹھ چکا ہوگا۔ اب تک رامے صاحب کی معنی خیز پُر اسرار خاموشی اور منقار زیر پر رہنا عوام کے فہم سے بالا تھا۔

جہاں تک کھر صاحب کے سیاسی مستقبل کا تعلق ہے تو فی الحال اس سلسلے میں کسی یقینی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ شاید وہ خود بھی ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اپنے سیاسی مستقبل کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کر سکیں کھر صاحب کے سامنے ان دنوں جو چیز سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے وہ حلقہ نمبر ۶ سے اپنے حریف کو شکست دینا ہے۔ ان کے عمل کا مرکزی نکتہ اور ان کی تگ وتاز کی جولانگاہ صرف اور صرف شیر محمد بھٹی کی پسپائی ہے۔

اگر شیر محمد بھٹی کو اڑنگے پر لا کر کھر صاحب پٹخنی نہ دے سکے تو اسے وہ اپنی رسوائی خیال کریں گے۔ کیونکہ بظاہر کھر صاحب کا پیپلز پارٹی کو فارغ خطی دینا حلقہ نمبر ۶ کا ٹکٹ شیر محمد بھٹی کو ملنا ہے۔

ہمارے نزدیک کھر صاحب اور ان کے ساتھیوں کی پیپلز پارٹی سے علیحدگی کوئی غیر متوقع اور انہونی بات نہیں اس قسم کی دھماکہ خیز واقعات ان جماعتوں کا نوشتۂ تقدیر ہوتے ہیں جن کی اساس و بنیاد محض نعروں محض وعدوں اور محض شور وشغف پر ہوتی ہیں۔ اس سے پہلے بھی اس نوع کی جماعتوں کا یہی حشر ہوا جس سے آج پیپلز پارٹی دوچار ہے۔

ہم نے ہی کیا کسی بھی سنجیدہ آدمی نے پیپلز پارٹی کو باقاعدہ پارٹی تسلیم نہیں کیا۔ اس پارٹی کو مفاد پرستوں کی بھیڑ، جاہ پسندوں کا گروہ اور خود غرضوں کی منڈلی تو کہا جا سکتا ہے پارٹی نہیں!!

اس کا وجود اگر وہ کہیں ہے تو محض اقتدار کا رہین منت ہے آج اقتدار کی بیساکھیاں پیپلز پارٹی کے شانوں سے نکال لی جائیں تو یہ پارٹی ریت کی دیوار ثابت ہوگی۔

پرنٹر پبلشر [illegible] پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے [illegible] لاہور سے شائع کیا

عید مبارک

موجودہ شمارہ ہمارے قابل قدر قارئین کو جمعۃ الوداع پر وصول ہوگا اور یہ وہ وقت ہوگا جب رمضان المبارک کی رخصت اور عید الفطر کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہوگا۔

اس کے بعد عید کی بے نہایت مسرتوں سے قوم مسلم اپنی جھولیاں بھرے گی۔ اجتماعی طور پر مسلمان خدائے قدوس کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اپنی نیکیوں کی قبولیت اور کوتاہیوں سے عفو و درگزر کے خواستگار ہوں گے۔ اس موقع پر جماعتی احباب سے ہماری درخواست ہے کہ وہ یہ عہد کریں کہ آئندہ تازہ ولولہ، جوش و خروش اور حوصلہ سے جماعتی کاز کے لئے تگ و تاز کریں گے۔ اور اس وقت تک سکھ کا سانس نہیں لیں گے جب تک اس ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ عمل میں نہیں آجاتا۔

آخر میں ہم قارئین گرامی منزلت کو عید مبارک باد دیتے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے استقامت اور اکابرین کی رفاقت

جدید داخلہ

دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ واقع ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کا نیا داخلہ حسب سابق ۱۰ شوال المکرم سے شروع ہوکر ۲۰ شوال المکرم تک جاری رہے گا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب تا مشکوٰۃ شریف و ہدایہ آخرین و جلالین و بیضاوی شریف تمام کتب درسیہ کی تعلیم دی جاتی ہے اور ساتھ ہی فاضل عربی کی مکمل تیاری گذشتہ سالوں کی طرح کرائی جائے گی۔ اس کے علاوہ حفظ و ناظرہ کے درجوں میں پورا تعلیمی بندوبست ہے۔ مدرسہ میں طلبہ کے تمام جائز ضروری مصارف اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے پورے ہوتے ہیں۔ طلبہ کو نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ تعلیم و تدریس کا انتظام بھی اللہ کے فضل و کرم سے معقول ہے اور زیادہ ترقی کے لیے کوشش جاری ہے دینی درد رکھنے والوں سے درخواست ہے۔ خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل و کرم سے تمام مصارف خزانہ غیب سے پورے فرمائے۔ (آمین)

عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام مطلع رہیں۔ (ادارہ)

مدرسہ انوار الاسلام جھنگ کے متعلق اکابرین کے تاثرات

مفتی اعظم پاکستان قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب ایم۔ این۔ اے یہ مدرسہ روزانہ روبہ ترقی ہے۔ اس قلیل مدت میں مدرسہ کی تعمیر میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اس مدرسہ میں اگر اہل خیر اپنی پاک کمائی صرف کریں گے تو ان کی دنیوی ترقی اور آخرت میں نجات کا سبب بنے گا۔

مولانا عبد الرحیم صاحب نعمانی بوریوالہ ملتان طلبہ کا تلفظ پڑھنے کا طریقہ نہایت عمدہ ہے نیز مدرسہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ مدرسہ کی امداد و خیر خواہی صدقہ جاریہ ہے۔

حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری قرآن مجید کی تجوید اور صحت کا خاص اہتمام ہے طبیعت بہت خوش ہوئی احباب سے التماس ہے کہ مدرسہ ہذا کی امداد اور تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دیں گے۔

مولانا مفتی عبد الحلیم صاحب شیخ لاہوری جھنگ صدر تین اساتذہ کرام کے زیر نگرانی پونے دو صد طلباء مصروف تعلیم ہیں۔ بیرون طلبہ کا بھی انتظام ہے۔ نتائج امتحان تسلی بخش ہیں۔ مدرسہ تعلیمی اور تعمیری ترقی پر الحمد للہ علیٰ ذالک حضرات اہل خیر کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے

روئیداد مدرسہ • مدرسہ ہذا ۱۳۷۲ھ سے دینی علوم کی نشر و اشاعت میں توکلاً علی اللہ مشغول ہے۔ الحمد للہ مدرسہ سے ابتک یکصد طلبہ ناظرہ قرآن پاک اور ۳ طلبہ حفظ پڑھ کر فارغ ہو چکے ہیں۔ • مدرسہ میں درجات ابجد، ناظرہ، حفظ، تجوید اور تعلیم بالغان کا انتظام ہے اسوقت پونے دو صد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ۱۰ شوال سے شعبہ طالبات اور ابتدائی عربی و فارسی کا بھی عزم ہے (انشاء اللہ تعالیٰ) • مدرسہ میں یتیم غریب شہری اور مسافر طلبہ مقیم ہیں جنکے خورد و نوش رہائش علاج معالجہ پوشاک وغیرہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے مدرسہ کا سالانہ خرچ پندرہ ہزار روپے ہے۔ • مدرسہ کی جامع مسجد بھی زیر تعمیر ہے ایک لاکھ روپے کا تخمینہ ہے اس صدقہ جاریہ کے لئے دردمندانہ اپیل ہے تاکہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔ • طلبہ کا داخلہ شوال سے شروع ہو رہا ہے، شوقین اور محنتی طلبہ ۳۰ شوال تک داخلہ حاصل کریں۔

ترسیل زر کا پتہ: **حضرت مولانا حکیم بشیر محمد صاحب صوفی صدر انجمن مہتمم مدرسہ انوار الاسلام رجسٹرڈ جھنگ شہر**

دار العلوم عثمانیہ :-

مدرسہ دار العلوم عثمانیہ رجسٹرڈ ایک عرصہ سے حسب استطاعت علوم دینیہ عربیہ کی خدمات بہترین طریقہ پر سرانجام دے رہا ہے دار العلوم ہذا میں حفظ ناظرہ قرأت و تجوید سے قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ کے علاوہ ہر سال درس نظامی پڑھنے والے طلبہ کو حسب گنجائش داخل کیا جاتا ہے۔ مقامی و بیرونی طلباء کو رہائش و کتب خواندگی کے سوا خورد و نوش کے لئے مناسب مقدار میں وظیفہ دیا جاتا ہے۔ مدرسہ ہذا میں امسال انشاء اللہ سات سے بیس شوال داخلہ انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا خواہش مند طلبا کو چاہیئے کہ ہر وقت ناظم دار العلوم سے رابطہ قائم کریں بفضلہ تعالیٰ مدرسہ کو قابل محنتی و مخلص اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں

احقر غلام مصطفیٰ سابق مدرس جامعہ اشرفیہ ناظم دار العلوم عثمانیہ رجسٹرڈ ۸۵ رسول پارک لاہور

بیادگار مولینا قاری لطف اللہ صاحب شہید؛ مدرسہ عربیہ نعمانیہ رجسٹرڈ کمالیہ میں داخلہ

داخلہ از ۵ شوال تا ۲۰ شوال ۱۳۹۵ھ برائے درجہ کتب اور درجہ حفظ۔ مہتمم مدرسہ ہذا: مولینا محمد اختر صاحب صدیقی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور ہیں۔ **امتیاز خاص:** قابل اساتذہ کی زیر نگرانی پرسکون ماحول میں معیاری اور اخلاقی تربیت **مراعات:** مسافر طلباء کے قیام، طعام، لباس، علاج کی بہتر سہولتوں کا بندوبست ہے۔ **نقد وظیفہ** درجہ مشکوٰۃ =/۱۵ روپے اور زیریں درجوں میں پانچ اور تین روپے۔ **محل وقوع:** چیچہ وطنی، لائل پور روڈ پر واقع کمالیہ مشہور شہر ہے اور مدرسہ ہذا علاقہ کی مشہور درسگاہ ہے۔ **نوٹ** داخلہ کے خواہش مند طلباء یا ان کے سرپرست خود آتے وقت یا درخواست داخلہ ارسال کرتے ہوئے مقررہ تاریخ کا خاص خیال رکھیں؛ شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ نعمانیہ رجسٹرڈ کمالیہ ضلع لائل پور

داخلہ، اسلامی تربیت گاہ دار العلوم اشرفیہ اوچ شریف میں داخلہ لینے والے طلبہ ۱۰ شوال تک رابطہ قائم کریں امسال استاذ العلماء مولانا اللہ بخش صاحب بھی پڑھائیں گے؛ مولانا محمد اسمٰعیل قاسمی مہتمم مدرسہ دار العلوم اشرفیہ اوچ شریف

اسرائیل میں سی آئی اے کی سرگرمیاں

مرسلہ احمد حسین کمال

امریکہ کے مرکزی ادارہ سراغ رسانی کے ایک سابق ملازم فلپ اگی نے اسرائیل میں اپنی یادداشتوں کو حال میں شائع کرایا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ امریکی ادارۂ سراغ رسانی یعنی سی آئی اے اسرائیل کی سب سے بڑی مزدور انجمن کو جسے عرف عام میں ہسٹاڈرٹ (HISTADRUT) کہتے ہیں سی آئی اے کے ایجنٹوں کی بھرتی اور ترتیب کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ سی آئی اے کے ایک اعلیٰ افسر جارج مینی کے ذریعہ سی آئی اے، نے نام نہاد افریشیائی ادارے کو ایک بہت بڑی رقم فراہم کی۔ ادارے کا حال ہی میں ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں افریقہ اور ایشیا کی کئی مزدور انجمنوں اور سماجی اداروں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ اس سلسلے میں کچھ طالب علموں کے ذمے خصوصی کام کیے گئے۔ ان طالب علموں میں سے اکثر کو سی آئی اے نے بھرتی کیا تھا۔

واشنگٹن سے تھوڑے فاصلے پر سی آئی اے کو ہیڈکوارٹر واقع لینگلی کے ماہرین ایک طویل عرصے سے صیہونی اداروں پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں جن کی سرگرمیاں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پیرس کے اخبار" لی پوائنٹ "کے مطابق فرانس کے ادارۂ سراغ رسانی نے ملک کے طیارہ سازی کے منصوبے میں کچھ رازوں کے افشاء ہونے کا پتہ چلایا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ کچھ انجنیئر اور تکنیکی ماہرین جو صیہونیت سے وابستہ تھے۔ ایک عرصہ سے اسرائیل کے لئے جاسوسی کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں انجنیئر الفرڈ فرانکو کو طیارہ سازی کے راز چرانے کے الزام میں سوئزرلینڈ میں قید کی سزا دی گئی۔

ان تمام واقعات میں صیہونیوں کی دوہری وفاداری کے فلسفے پر عمل درآمد کیا گیا۔ اس فلسفے کا لب لباب یہ ہے کہ یہودی جہاں بھی رہتے ہوں۔ انہیں اسرائیل کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ بہت سے یہودی جہاں اس فلسفے پر عمل کر رہے ہیں۔ وہاں کئی یہودی اس سے اختلاف بھی کر رہے ہیں

اسرائیل کے اپنے اخبارات نے کئی بار اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ اسرائیل آنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو اسرائیل کا ادارۂ سراغ رسانی ملازمتیں مہیا کرتا ہے۔ انہیں تربیت دیتا ہے۔ اور انہیں اس بات پر مجبور کرتا ہے وہ اپنے وطن جاکر اسرائیل کے لئے جاسوسی کریں۔ سب سے پہلے اسرائیل کے محکمۂ جاسوسی نے ان لاطینی امریکہ کے طالب علموں سے رابطہ قائم کیا۔ جو اسرائیل کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔ اسرائیل کے محکمۂ جاسوسی میں بھرتی ہونے کے بعد طالب علموں کے مرکزی اعداد و شمار کے بیورو اور پھر بین الاقوامی تعاون کے بیورو میں تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اسرائیل کی وزارتِ داخلہ (پوسٹ بکس نمبر ۴۳۶۹، ٹیلیفون ۴۰۶۔۲۵۶) کے شعبہ رابطہ کے ایک اعلیٰ افسر مسٹر آئی۔ زالسمانی سے ان کی ملاقات کرائی جاتی ہے یہاں انہیں منصوبے بتائے جاتے ہیں۔ اور ان پر عملدرآمد کا طریقہ سمجھایا جاتا ہے۔ ان ساری باتوں کا علم ایک ایسے شخص کے ذریعے ہوا۔ جو ان تمام مراحل سے گزر چکا ہے۔ لیکن جس نے بعد میں تعاون سے انکار کر دیا۔

سی آئی اے جو اسرائیل کے محکمۂ جاسوسی سے تعاون کر رہی ہے۔ حتی الامکان کوشش کے باوجود اسرائیل کی مزدور انجمنوں کو ابھی تک اپنے جال میں نہیں پھانس سکی۔ ان مزدور انجمنوں کا ایشیا اور افریقہ کے ممالک کے ساتھ گہرا رابطہ قائم ہے۔

"اقوام متحدہ کا خصوصی اجلاس"

"ترقی پذیر ملکوں کا خام مال اور مغربی دنیا"

ترقی پذیر اور ترقی یافتہ اقوام کے درمیان اقتصادی تعاون سے متعلق جنرل اسمبلی کا ساتواں خصوصی اجلاس اختتام کو پہنچا ہے۔ اس اجلاس میں خاص طور سے ایک نئے عالمی اقتصادی نظام کی ضرورت پر توجہ دی گئی اور خام وسائل کا مسئلہ خاص طور سے اٹھایا گیا۔ اجلاس کے اختتام سے ایک دن قبل ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا۔ اس کی رو سے ترقی یافتہ سرمایہ دار ملک جو اس وقت کساد بازاری کا شکار ہیں۔ اور اس بناء پر ترقی پذیر ملکوں سے کم برآمدات حاصل کر رہے ہیں ترقی پذیر ملکوں کو اس کمی کے پیشِ نظر معاوضے کی

سہولتیں فراہم کریں گے۔ اقوام متحدہ کا مذکورہ خصوصی اجلاس اقتصادی مسائل کی ایک اہم شق یعنی خام وسائل کی بین الاقوامی تجارت اور لین دین کے متعلقہ مسائل پر بھی سیر حاصل بحث کر چکا ہے اس سے قبل اس کے چھٹے خصوصی اجلاس میں جو اپریل ۱۹۷۴ء میں ہوا تھا ان مسائل پر غور کیا گیا تھا یہ حقیقت واضح ہے کہ خام وسائل کا مسئلہ جس سے خاص طور سے ترقی پذیر نو آزاد ملک دوچار ہیں۔ عام بین الاقوامی اقتصادی رشتوں سے جدا کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ ہے۔ سیاست چونکہ اقتصادی ضروریات اور رشتوں کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس مسئلے کے اثرات عالمی سیاست پر بھی بہت گہرے پڑ رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کا مذکورہ اجلاس اور اس سے قبل اپریل ۱۹۷۴ء کا اس طرح کا چھٹا خصوصی اجلاس اس تحریک کی بڑی جان دار علامت ہے جو نو آزاد ترقی پذیر ملکوں میں قومی خود کفالت اور اقتصادی بیداری کی لہر کی طرح جاری ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ اس میں اور اس سے قبل چھٹے خصوصی اجلاس میں اقوام متحدہ میں ایک نئی اور طاقتور آواز سنی گئی۔ یہ آواز تھی سامراج کے خلاف بیدار اور بہت حد تک متحد نو آزاد ترقی پذیر اقوام کی جسے عام اصطلاح میں تیسری دنیا بھی کہا جاتا ہے۔ تیسری دنیا کے غیر جانبدار اور سامراج دشمن ملک جن میں الجزائر سر فہرست ہے۔ اس تحریک کے سرگرم رکن ہیں۔ اپنے قومی وسائل یعنی خام قدرتی دولت اور نیم تیار شدہ صنعتی اشیاء کا منصفانہ لین دین اس کا اصل مقصد ہے۔ استحصال سے پاک دو طرفہ اقتصادی، مالی، اور تجارتی لین دین۔ پھر یہ کہ ترقی پذیر نو آزاد ملک اپنے قومی وسائل اور خام قدرتی دولت پر جس میں تیل، گیس، ربڑ، کپاس، پٹسن، چائے گنا، فاسفیٹ اور دیگر معدنیات اور زرعی پیداوار شامل ہیں۔ قومی تصرف کنٹرول چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ترقی پذیر اور نو آزاد ملک بہت حد تک کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ ایران لیبیا، کویت، الجزائر اور خلیج فارس کی ریاستیں اپنے تیل کو قومی ملکیت میں لے چکی ہے۔ اسی طرح مصر، انڈونیشیا، الجزائر، عراق شام، تنزانیہ سیلون، چلی، ارجنٹائن اور برازیل میں اہم معدنیات، چائے، کپاس، قدرتی گیس ربڑ، ٹین، فاسفیٹ، تانبا، اور دیگر خام وسائل کو قومی کنٹرول میں لیا جا چکا ہے۔ یہ ان ملکوں کی سامراجی تجارتی استحصال اور اقتصادی محکومی سے نجات کی علامت ہے۔ یہ ان کی قومی تحریک آزادی کا حصہ ہے۔ چونکہ اقوام متحدہ کے حالیہ ساتویں خصوصی اجلاس میں زیادہ تر توجہ خام مسائل کے بین الاقوامی لین دین اور اس سے متعلقہ مسائل پر دی گئی۔ اس لئے ہم اس پہلو پر بحث کریں گے۔

ترقی پذیر نو آزاد اور خام وسائل کی دولت سے مالا مال یہ ملک اس سلسلے میں سرمایہ دار ملکوں کے عذر قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ جو اپنے حقیقی اور فطری سرمایہ دارانہ تضادات پر پردہ ڈالنے کے لئے طرح طرح کے بہانے پیش کرتے ہیں۔ ان ترقی پذیر ملکوں کا اقوام متحدہ کے اندر اور باہر یہ موقف رہا ہے۔ کہ اگر مغربی سرمایہ دار ملک اپنی کساد بازاری اور افراط زر تیسری دنیا کے ملکوں تک پھیلاتے ہیں۔ یعنی دوسرے الفاظ میں اگر وہ ان ترقی پذیر ملکوں کو زیادہ منافع پر مشینری، اناج، غذائی سامان، کیمیائی کھاد، جہاز رانی اور بار برداری کی سہولتیں اور دوسرا تیار مال فراہم کرتے ہیں تو ترقی پذیر ملک، وہ ملک جو خام وسائل اور مال سپلائی کرتے ہیں۔ اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ بھی اپنی یہ اشیاء اپنا یہ خام مال صنعتی ملکوں کو زائد قیمتوں پر برآمد کریں آج مغرب کے صنعتی سرمایہ دار ملک دوہرے اقتصادی اور صنعتی بحران سے دوچار ہیں ترقی پذیر ملکوں سے گراں تر قیمتوں پر خام مال اور تیل وغیرہ کی خرید پیداواری جمود اور بے روزگاری میں اضافہ اور آخر میں افراط زر اور کساد بازاری یہ ملک تیل، ٹین، ربڑ، فاسفیٹ، تانبا کافی اور کپاس وغیرہ اپنی صنعت کے لئے اور مصنوعی کھاد اپنی زراعت کے لئے فاضل مقدار میں خریدنے کے اہل نہیں رہے ہیں۔ اس لئے لازماً ان کی صنعتی پیداوار گر رہی ہے ترقی پذیر ملک عرصے تک سامراجی طاقتوں کے استحصال کا شکار رہے ہیں۔ لیکن اب وہ اقتصادی آزادی کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ زندہ رہنے کے لئے ایک منصفانہ اقتصادی نظام پر زور دے رہے ہیں۔

ادھر سرمایہ دار ملک اپنی بدحالی کے اصل اسباب کو چھپانے کے لئے اور اپنے بحران کے حقیقی معروضی حالات پر پردہ ڈالنے کے لئے غلط تاویلیں پیش کر رہے ہیں۔ وہ اس طرح کی غلط باتیں کر رہے ہیں ”۔ اس تمام افراط زر بے روزگاری اور بحران کی ذمہ داری ترقی پذیر ملکوں پر ہے۔ جو گراں قیمتوں پر خام مال فراہم کر رہے ہیں۔ عرب ملکوں نے تیل کی قیمتیں بڑھا کر مغربی ملکوں میں اقتصادی بحران پیدا کیا ہے۔ اور اگر تیل کا بحران ختم ہو جائے۔ تو مغرب کا اقتصادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ“ اس انداز سے یہ نام نہاد ماہرین، اس حقیقت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ کہ تیل کی گراں قیمتوں اور دوسرے خام مال کی قیمتوں میں اضافہ، مغربی ملکوں سے آنے والے افراط زر کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ تیل اور خام مال کی قیمتوں میں اضافہ افراط زر کا باعث ہوا ہے۔ اس وقت مغربی ملکوں میں مختلف صنعتوں میں جمود یا کساد بازاری کی وجہ سے بے روزگار افراد کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ ہے۔ کیا اس بحران اور افراط زر کی ذمہ داری خام مال کی موجودہ بین الاقوامی تجارتی پالیسی پر ڈالی جا سکتی ہے۔ کیا عرب ملکوں اور دوسری ترقی پذیر قوموں کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے حالات بہتر بنائے اور آزاد معیشت کے لئے اپنے قدرتی قومی وسائل کا جس انداز سے چاہیں لین دین کریں۔ کیا اس سے پہلے اور بار بار سرمایہ دار دنیا اس قسم کے بحرانوں سے

دوچار نہیں ہوئی۔

اب ترقی پذیر ملکوں سے ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کو برآمد ہونے والے خام وسائل کی سطح پر نظر ڈالیے۔ ان ملکوں سے سے صنعتی ملکوں کو خاص برآمد خام تیل ہے۔

"ترقی پذیر ملکوں سے ان صنعتی ملکوں کو جو تیل برآمد کیا جاتا ہے۔ وہ کل برآمدی خام مال کا بیس فیصدی سے کم ہوتا ہے۔ خود سرمایہ دار ملکوں نے تیزی سے نفع کمانے کی خاطر بعض روایتی اور مستحکم صنعتوں کے بجائے نئی صنعتوں میں سرمایہ کاری زیادہ کی ہے۔ انہوں نے بنیادی اور بھاری صنعتوں پر سے توجہ ہٹا دی ہے۔ انہوں نے اپنے خام وسائل کی مزید تلاش یا موجودہ تلاش یا موجودہ وسائل کی توسیع پر بہت کم توجہ دی ہے مثلاً امریکہ نے اپنے قدرتی وسائل وغیرہ کی تلاش یا ان کے استعمال کے بجائے ترقی پذیر ملکوں کے خام وسائل پر کنٹرول حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ امریکہ وغیرہ کے مقابلے میں ترقی پذیر ملکوں میں معدنیات، گیس، تیل، اور دوسرے قدرتی وسائل کی تلاش اور حصولِ نفع بخش اور سستی پڑتی ہے۔ یہاں افرادی طاقت سستی اور بافراط ہے۔ اس دھاندلی کی وجہ سے ترقی پذیر ملکوں کے قدرتی خام وسائل گذشتہ ساٹھ ستر برس میں نہایت تیزی سے زیر استعمال آئے ہیں۔ مغربی سرمایہ دار ملک عرصے تک محکوم یا نیم محکوم افریشیائی اور لاطینی امریکی ملکوں سے نہایت سستے داموں ان کی قومی دولت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اب وہ صورتِ حال باقی نہیں، بلکہ اب تو خود مغربی ملکوں کی بڑی بڑی اجارہ داریوں کے درمیان بھی سخت مقابلہ ہے۔

درحقیقت ترقی یافتہ سرمایہ دار ملک یہ چاہتے ہیں۔ کہ تیسری دنیا کو صنعتی طور سے ترقی نہ کرنے دی جائے۔ اور وہ بدستور ان کے لئے سستا خام مال فراہم کرنے کا ذریعہ بنے رہیں۔ تیسری دنیا کے نوآزاد ملک اس طرح غربت اور پسماندگی میں پھنسے رہیں۔ اور سرمایہ دار اجارہ داریاں نفع خوری کرتی ہیں۔ اس تیسری دنیا میں ۱۹۷۵ء کے آغاز پر تقریباً پچاس کروڑ افراد پروٹین کی کمی کی وجہ سے تغذیہ کی کمی میں مبتلا تھے۔ اس حقیقت سے آج کی دنیا میں گریز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ تیسری دنیا بغیر ایک ایک مستحکم قومی صنعت کے آزاد اور خوشحال نہیں ہوسکتی۔ وہ اس کے بغیر بدستور سرمایہ دارانہ پیداواری نظام میں ایک غیر ہنرمند مزدور کا رول ادا کرتی رہے گی۔ تیسری دنیا کے نوآزاد اور ترقی پذیر ملکوں کے لئے ترقی کا راستہ، وہ نہیں جس پر اسے سرمایہ دار اجارہ داریاں چلانا چاہتی ہیں۔ بلکہ وہ راستہ ہے جو صنعتی پیداوار اور تنظیم کی طرف جاتا ہے۔ اس طرف آگے بڑھ کر وہ استحصال سے بچ سکتی ہیں۔ یہ ہی راستہ سوشلسٹ ملکوں نے بھی طے کیا ہے۔

جہاں تک سرمایہ دار ملکوں کے خام وسائل کے بحران کی چیخ و پکار کا تعلق ہے۔ ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اس کے بجائے اپنے قدرتی وسائل کی کھوج لگانی چاہیئے۔ سمندروں میں اور میدانوں اور صحراؤں میں، امن اور انصاف کا راستہ لوٹ کھسوٹ اور دھوکے کا راستہ نہیں ہوسکتا۔ اسے "جیو اور جینے دو" کی راہ کہنا چاہیئے۔

اسرائیلی جارحیت پسندوں کے خلاف عربوں کے ساتھ یکجہتی کی بین الاقوامی مہم چلائی جائے

افریشیائی قوموں کی یکجہتی کی تنظیم کی کونسل کا ۱۲واں اجلاس کل ۷، ستمبر سے یہاں شروع ہوا۔ جس میں عربوں کے ساتھ، جو ان مقبوضہ عرب علاقوں کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ جن پر اسرائیل جارحیت کے ذریعے قبضہ کر بیٹھا ہے۔ یکجہتی کی بین الاقوامی مہم چلانے پر زور دیا گیا۔

اجلاس میں جنوبی افریقہ میں نوآبادیاتی نظام، نسل پرستی اور نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے ذرائع پر بھی غور ہو رہا ہے۔

کونسل کے اجلاس کے افتتاح کے موقع پر افریشیائی یکجہتی کی سوویت کمیٹی کے چیئرمین مرزا ترسون زادے نے ایک اخبار نویس کو بتایا کہ سوویت عوام نے افریشیائی قوموں کی یکجہتی کی تنظیم کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا کہ رواں اجلاس ہمارے ملک میں منعقد کیا جائے۔

انہوں نے ویت نام، لاؤس اور کمبوڈیا، میں آزادی کی قوتوں کو حاصل ہونے والی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ترقی پسند دنیا، گنی بساؤ اور موزمبیق کی قوتوں کی کامیابیوں پر بھی خوشی اور مسرت اور انگولا کے حریت پسندوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کر رہی ہے

انہوں نے کہا کہ افریقہ میں پرتگالی نوآبادیاتی اور نسل پرستی کے نظاموں کے خاتمے سے یہ امکان قوی تر ہوگیا ہے۔ کہ افریقہ سے نوآبادیاتی اور نسل پرستی کے نظاموں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کیا جاسکے گا۔

مرزا ترسون زادے نے کہا کہ ہم اپنے بیرونی دوستوں کی اس رائے سے کُلّی اتفاق کرتے ہیں۔ کہ ان کی کامیابیاں امن پسند قوتوں کی مجموعی جدوجہد اور اس سے زیادہ بین الاقوامی مفاہمت اور سلامتی کے لئے سوشلسٹ ممالک کی جدوجہد سے وابستہ ہیں۔

دنیا میں یکجہتی تحریک کی رکن تنظیموں کی تعداد ۸۰ سے زیادہ ہے جن میں انقلابی، جمہوری پارٹیاں اور قومی آزادی کی تحریکیں اور حریت پسند محاذ وغیرہ شامل ہیں۔

پنٹاگان کا عظیم فوجی بجٹ

نسل کے بین الاقوامی ادارہ برائے دفاعی مطالعہ کے اخبار نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں مضمون نگار

[illegible] پنٹاگان کے عظیم فوجی بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کانگریس میں پنٹاگان اور اس کے حمائیتیوں نے اس بجٹ میں بجائے کمی کرنے کے اس میں مزید اضافے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس عظیم فوجی بجٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امریکی فوجی اور صنعتی شعبہ جدید فوجی ساز و سامان تیار کرنے کا وسیع منصوبہ بنا رہا ہے۔

اپنے مؤقف کو درست ثابت کرنے کے لئے پنٹاگان کے ایک ترجمان نے یہ لغو دلیل دی ہے۔ کہ ہتھیاروں کی تیاری سے نہ صرف عالمی امن قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ اس سے عالمی کشیدگی میں بھی کمی ہو گی۔

مذکورہ اخبار نے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ کچھ امریکی حلقے عوام کے اس مطالبے کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ خطرناک ہتھیاروں کی تیاری اور ان کی دوڑ کو ختم ہونا چاہیئے۔

سوویت یونین

اقوام متحدہ کے چارٹر پر

سختی سے عملدرآمد کرتا ہے

نیویارک:- گذشتہ پیر کے روز سوویت وزیر خارجہ گرومیکو نے نیویارک پہنچتے ہی اعلان کیا کہ سوویت یونین نے ہمیشہ اقوام متحدہ کے چارٹر پر سختی سے عمل درآمد کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کا وفد حسب معمول اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں بھرپور حصہ لے گا۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہم کئی بار اس بات کا اعادہ کر چکے ہیں۔ کہ ہم اقوام متحدہ اور اس کے تمام شعبوں کو بڑی اہمیت دیتے ہیں لیکن یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کے نتائج اتنے اچھے نہیں ہیں جتنے ہونے چاہیئں۔

انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ نے جارحیت کی کبھی کھل کر مذمت نہیں کی۔ اور نہ ہی اس کی امن کی کوششیں بارآور ثابت ہوئی ہیں۔ ان ساری باتوں کے لئے قصوروار وہ طاقتیں ہیں۔ جو اقوام متحدہ کے چارٹر کے خلاف کام کرتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں سب سے اہم کام یہ ہے۔ کہ آج کے مسائل پر توجہ دی جائے۔ اور جو مسئلے عالمی امن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے حل کے لئے مثبت کوشش کی جائے تاکہ کشیدگی میں کمی ہو اور مختلف قوموں کے درمیان مفاہمت اور تعاون میں اضافہ ہو۔

نیٹو کے لیڈروں کی بدحواسی

ماسکو: پراودا کے مبصر یوری خارلینوف نے ایک حالیہ تبصرے میں نیٹو کے سیاسی لیڈروں کی اس بدحواسی کا ذکر کیا ہے، جو یورپ کی سلامتی کی کامیاب کانفرنس کے بعد ان پر طاری ہوئی ہے ناروے، یونان اور وفاقی جمہوریہ جرمنی میں شروع ہونے والی جنگی مشقوں کے بارے میں تبصرہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ اتنے بڑے پیمانے پر جنگی مشقوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس معاہدے میں شامل ممالک کے فوجی بجٹ میں اضافہ کیا جا سکے۔

دار العلوم دیوبند

دار الحدیث و دار التفسیر دار العلوم کی پرشکوہ عمارت، چار بہترین رنگوں میں نہایت دلکش، نہایت جاذب —— عام حضرات اپنے قریبی "ترجمان اسلام" کے ایجنٹ سے طلب فرمائیں، ۲۵ عدد سے کم کا آرڈر نہ دیں، تاجرانہ رعایت ہوگی۔

ایجنٹ حضرات فوراً طلب فرمائیں تاکہ جمعۃ الوداع بھی نکل سکیں اور خطباء اپیل کر سکیں —— آرڈر کا ۱/۴ پیشگی آنا لازمی، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

بہترین آفسٹ پیپر ۲۰×۳۰/۲ قیمت بغیر فریم -/۳

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ ۳۲-اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

عزیز پبلی کیشنز
۵۶ میکلوڈ روڈ * بالمقابل باغیچی قلعہ گوجر سنگھ * لاہور

ہر قسم کی خوشنما کتابت (کتابیں، پمفلٹس، اشتہارات) بلاک، اور مہریں، بنوانے کیلئے عزیز پبلیکیشنز کی خدمات حاصل کریں

محمد فاروق قریشی

غزوۂ بدر! اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ

بدر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بیان پر کبھی بدر بن یخلد بن نضر بن کنانہ آباد ہوا تھا۔ اس لئے یہ جگہ بھی اسی کے نام سے موسوم ہو گئی۔ جب کہ بعض کہتے ہیں۔ کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں بنوایا تھا۔ جس کو بدر کہنے لگے۔ اور بعد میں یہ وادی بھی اسی نام سے پکاری جانے لگی۔

آج سے ٹھیک ۱۳۹۳ سال قبل یعنی ۱۷؍ رمضان سنہ ۲ھ میں اسی مقام میں کفر و اسلام کا سب سے پہلا معرکہ ہوا۔ جس نے دنیا کی تاریخ ادیان وملل ہی کا نقشہ بدل دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ فتح شکست تعداد یا سامان حرب وحزب پر منحصر نہیں بلکہ مقصد کی سچائی نصب العین کا یقین اور اتحاد و محبت ہی وہ اجزا ہیں۔ جو نصرت الٰہی کے نزول کا باعث اور فتح و کامرانی سے ہمکنار کرتی ہیں۔

وجوہات

مؤرخین نے مختلف وجوہات بیان فرمائی ہیں مختصراً یہ کہ)

۱۔ اہل مکہ مسلمانوں کے ہجرت کرنے کے بعد اپنی آتش انتقام سے مغلوب الحال تھے۔ اور مسلمانوں کو مدینہ کی کھلی فضاء میں پھیلتا پھولتا دیکھنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ لہٰذا وہ مسلمانوں اور اسلام کو ختم کرنے کی تدابیر سوچتے رہے (چنانچہ)

i) ابتداءً قریش مکہ کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مسلمانوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے مدینہ کی طرف گشت لگانے لگیں۔ یہ سلسلہ رمضان سنہ ۱ھ سے شروع ہوا۔ لیکن کبھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، کبھی حضرت عبیدہ بن الحارث الہاشمی کبھی سعد بن ابی وقاص اور کبھی خود رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی رکھوالی کرتے نظر آتے۔ لیکن ربیع الاول سنہ ۲ھ میں کرز بن جابر الفہری نے مکہ سے نکل کر مدینہ تک کامیاب حملہ کیا۔ اور اہل مدینہ کے مویشی کو مدینہ کی چراگاہ سے لوٹ کر لے گیا۔ اس کا تعاقب مقام سفوان تک کیا گیا۔ مگر اسلامی لشکر کامیاب نہ ہو سکا۔

ii) اسی سال جمادی الآخر کے آخر میں بارہ سواروں کا ایک جتھا عبداللہ بن جحش رضؓ کی سرداری میں بھیجا گیا۔ اتفاقاً ان کو قریش کا قافلہ مل گیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے خلاف مسلمانوں نے تیر چلائے۔ نتیجتاً قریش کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور دو سو قید ہوئے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اور مقتول کا خون قریش کو ادا کر دیا۔ قریش نے تاوان وصول کر لیا لیکن مسلمانوں کی معذرت کو درخور اعتنا نہ گردانا اور یہ واقعہ ان کے دلوں میں بھڑکتی ہوئی آتش انتقام پر تیل بن کر گرا۔ اور انہوں نے مسلمانوں پر اعلانیہ حملہ کا منصوبہ بنایا۔

iv۔ سامان جنگ کی فراہمی کے لئے ابوسفیان کی قیادت میں تقریباً ستر قریشیوں کا تجارتی قافلہ جس میں ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کا مال تھا۔ ملک شام بھیجا گیا۔ تاکہ اجتماعی منافع سے سامان جنگ حاصل کر کے مسلمانوں سے فیصلہ کن جنگ لڑی جائے۔

v ۔ قوم کو جوش دلانے کے لئے ابوجہل نے یہ مشہور کر دیا کہ قریش کے اس قافلہ کو مسلمان لوٹنا چاہتے ہیں لہٰذا قافلہ کی حفاظت کے لئے جلد آگے بڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک ہزار کا مسلح لشکر جن کے پاس تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے تیار ہو گیا۔ قریش کے پندرہ سردار لشکر میں شامل ہوئے اور ہر ایک نے وعدہ کیا کہ یکے بعد دیگرے تمام لشکر کی خوراک کے متکفل ہوں گے۔

واقعات

ابوجہل مکہ سے چار پانچ منزل پر پہنچا تھا کہ اسے اطلاع مل گئی کہ ابوسفیان والا قافلہ مع الخیر مکہ پہنچ گیا ہے۔ اہل لشکر نے ابوجہل سے کہا کہ اب ہم کو واپس چلنا چاہیئے۔ لیکن ابوجہل جس کی موت نے اس کی ضدی طبیعت کا روپ دھار رکھا تھا۔ کہنے لگا کہ یہ تو اچھا ہوا لیکن بہتر یہ ہے۔ کہ یثرب (مدینہ) کے قرب و جوار تک پہنچیں۔ اور وہاں جشن بپا کریں۔ تاکہ ہماری ہیبت و سطوت کا اثر گرد و نواح کے قبائل پر پڑے تاکہ وہ مسلمانوں سے کوئی عہد نہ کر سکیں۔ اور خود مسلمان ہماری کثرت اور شوکت سے مرعوب ہو جائیں۔ مگر انہیں کیا خبر تھی۔ کہ ہم اپنی ذلت و رسوائی کی طرف رواں دواں ہیں۔ اور فرشتۂ اجل کی دعوت پر بدر میں خیمہ زن ہونا چاہتے ہیں۔ الغرض قریش کا لشکر مسلمانوں کو ختم کرنے کا عزم لے کر بڑھتا چلا گیا۔ مگر اخنس بن

شریق نے ابوجہل کی بات کو نہ مانا اور تمام بنی زہرہ کو لے کر واپس چلا گیا۔

مجلس شوریٰ

جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی اس گفتگو اور اہل قریش کے عزائم کی اطلاع ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سرداران مہاجرین و انصار کی مجلس طلب فرمائی۔ اور اس معاملہ کو شوریٰ میں پیش کیا۔

سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ اور بعد ازاں عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے نہایت ولولہ انگیز تقاریر کیں۔ آپ نے پھر شوریٰ طلب فرمایا۔ تو انصار یہ سمجھے کہ شاید روئے سخن ہماری طرف ہے چنانچہ مقداد بن عمرو انصاریؓ نے کہا کہ، یا رسول اللہ جو حکم آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملا ہے۔ اس کے لئے سوار ہو جایئے۔ ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے۔ کہ "تو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم تو بیٹھے ہیں"۔ اگر آپ برکُ الغماد (اقصائے کا ایک مقام ہے۔ تک جائیں گے تو ہم ساتھ ساتھ ہوں گے۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے فرمایا کہ "اس خدا کی قسم جس نے حضورؐ کو سچی نبوت کے ساتھ بھیجا ہے۔ اگر ہم کو سمندر چیر کر نکل جانے کا حکم ہوگا۔ تو ہم سب حضورؐ کے ساتھ ساتھ چلیں گے۔ اور ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا اور آپ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر چلو۔ تمہیں بشارت ہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ میں سرداران قوم کی قتل گاہیں دیکھ رہا ہوں۔ (جس شب میدان کارزار گرم ہونے والا تھا۔ اس شب آپؐ نے صحابہؓ کو اہل مکہ کی قتل گاہیں دکھا دیں۔ اور بتا دیا کہ یہ فلاں کی قتل گاہ ہے۔ اور یہ فلاں کی۔ چنانچہ اگلے روز وہ اسی جگہ مقتول پائے گئے۔)

چنانچہ تین سو چودہ نفوس مطہرہؓ جو کہ اس وقت کائنات میں بہترین بزرگ تھے حضورؐ کے ساتھ ہو گئے۔ اس تعداد میں مہاجرین ۸۳ اور انصار ۲۳۱ اوس اور خزرج ۱۷۰ تھے۔ بعض روایات میں تعداد ۳۱۹ ، اور بعض میں ۳۱۵ ، بیان کی گئی ہے۔ ۳۱۹ کی روایت مسلم کی ہے۔ اور غالباً ان بزرگوں سمیت ہے۔ جو میدانِ جنگ میں تھے۔ مگر صغر سنی ان کو اجازت جنگ نہ دی گئی۔

میدان جنگ

اتفاق سے مسلمانوں کا قیام بلندی پہ تھا زمین ریتلی تھی۔ آدمیوں اور سواریوں کے پاؤں ریت میں دھنس جاتے تھے۔ پانی نام کو نہ تھا۔ ایک طرف وضو اور غسل کی تکلیف اور دوسری طرف پیاس ستا رہی تھی۔ اس سے مسلمانوں کو بڑی تکلیف کا سامنا تھا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر رحمۃ العالمینؐ نے نزول باراں کے لئے دعا فرمائی۔ حق تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے اس زور کا مینہ برسایا کہ بارش سے ریت جم گئی۔ چلنا پھرنا آسان ہو گیا۔ کفار مکہ جو پہلے پہنچ چکے تھے۔ ان کا پڑاؤ عقنقل ٹیلے کے پیچھے نرم اور نشیب زمین پر تھا۔ بارش کی وجہ سے وہاں دلدل اور کیچڑ ہو گئی۔، چلنا پھرنا دشوار ہو گیا' اور مسلمانوں سے پہلے پانی کے چشمے پر قبضہ نہ کر سکے۔ صحابہؓ کرام نے ایک بڑا حوض اور چھوٹے چھوٹے متعدد حوض بنا کر چشمے کا پانی قریش کے پاس جانے سے روک دیا۔ کفار کے لشکر میں پانی کی سخت قلت ہو گئی۔ لیکن رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمن کے کسی آدمی کو پانی سے روکا نہ جائے۔

اسود مخزومی حوض کی طرف چلا اور اسے منہدم کرنے کی قسم کھائی۔ لیکن حضرت حمزہؓ نے تلوار کے وار سے اس کی نصف ٹانگ ساق سے کاٹ دی وہ منہ کے بل گرا اور گھسٹتا ہوا حوض کی طرف بڑھا۔ حضرت حمزہؓ نے تلوار کے دوسرے وار سے اسے موت کی نیند سلا دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سپہ سالار کی حیثیت سے

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں، مصلح، مبلغ، مزکی، مربی، خطیب ہادی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم جرنیل اور سپہ سالار بھی تھے چنانچہ اگر آج بھی میدان بدر کو دیکھا جائے تو موجودہ دور کے جنگی ماہرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ شروع ہونے سے قبل حضرت سعد بن معاذؓ کی تجویز کے مطابق ایک ٹیلہ کھجور کی شاخوں سے چھپر تیار کیا گیا۔ تاکہ آپ وہاں بیٹھ کر رفتار جنگ کا معائنہ کر سکیں۔ اور احکام صادر فرما سکیں۔ صرف سیدنا ابوبکر صدیقؓ اس چھپر کے سایہ میں آپؐ کے ساتھ تھے۔ جن کا کام حضورؐ کی خدمت بجا نا اور اپنے لشکر کے حالات عرض کرنا تھا۔ اور حضورؐ کے احکام لشکر تک پہنچانا تھا۔ عصر حاضر میں ایسے افسر کو چیف آف سٹاف کہتے ہیں۔ جو سپہ سالار اعظم کے تحت اور ساری فوج کا نگران ہوتا ہے۔

صف بندی

بارش سے ایسا سکون ہوا۔ کہ سب کو نیند آگئی مگر سردار قافلہ کی ایک ذات تھی جو بیدار تھی۔ سرکارِ دو عالم رات بھر یاد خدا میں مشغول و مصروف تھے۔ اور گریہ وزاری کرتے رہے۔

زبان مبارک پہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ کا ورد تھا۔ اسی حالت میں صبح ہو گئی۔ تو آپ نے لوگوں کو نماز کے بعد جہاد پہ آمادہ کیا۔ اور صف بندی کا حکم دیا۔ ادھر کفار کی صفیں تیار تھیں، ماہِ رمضان کی سترہ تاریخ جمعہ کا دن ہے۔ ایک طرف اہل باطل کا ایک ہزار کا لشکر سامان جنگ سے پوری طرح آراستہ اور لوہے میں غرق پہاڑ کی طرح کھڑا ہے۔ دوسری طرف تین سو تیرہ

مسلمان (با اختلاف روایات) جو قلتِ تعداد کے علاوہ ہتھیار بھی نہیں رکھتے تھے۔ صرف چند تلواریں تھیں لیکن دست و بازو میں حق و صداقت کی ایسی قوت اور سینوں میں ایسی حرارت رکھتے تھے جو باطل کو دم کے دم میں پھونک کر رکھ دے غرض دونوں جماعتیں میدان فرقان کی طرف بڑھیں۔

ایک عجیب واقعہ

صف بندی کے دوران حضور اکرمؐ ملاحظہ کے لئے صفوں کے سامنے سے گذرے کیا دیکھا کہ ایک انصاری صف سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی انصاری کے پیٹ پر چھڑی لگا کر کہا کہ برابر ہو جاؤ۔

اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی ہے۔ حضورؐ عدل و انصاف کے پیغام رساں ہیں۔ میں تو بدلہ لوں گا۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا۔ کہا حضورؐ کرتہ اٹھائیں۔ حضورؐ نے کرتہ اٹھایا تو اس نے آگے بڑھ کر فوراً حضور کے بطن اطہر کو چوم لیا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کیا! وہ کہنے لگے کہ حضور دنیا میں یہ آخری گھڑیاں ہیں۔ اور آخری سانس ہیں۔ میں نے چاہا کہ اس شرف سے مشرف ہو جاؤں۔ حضورؐ نے اسے دعائے خیر دی اور بعد ازاں یہ دعا فرمائی۔

”یا اللہ یہ وہ اہل ایمان ہیں کہ اگر آج تُو نے اِن کو ہلاک کر دیا تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔

اپنی فوج کے معائنہ سے فارغ ہوئے۔ تو دشمن کی فوج کی طرف دیکھا۔ اور زبان مبارک سے فرمایا ” الٰہی یہ قریش ہیں۔ جو فخر و تکبّر سے بھرپور ہیں۔ تیرے نافرمان، تیرے رسول سے جنگ اور الٰہی تیری نُصرت، تیری مدد کی ضرورت ہے جس کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے“

ہدایات جنگ

لڑائی شروع ہونے سے پہلے آپ نے اپنے جانثاروں کو چند اہم ہدایات دیں۔

۱۔ صف بندی کو نہ توڑا جائے۔

۲۔ جب تک اجازت نہ دی جائے لڑائی شروع نہ کریں۔

۳۔ دشمن زد سے باہر ہو تو تیر چلا کر ضائع نہ کریں۔ زد پر آئے تو تیر برسائیں جب زیادہ نزدیک آجائے تو نیزوں سے روکیں اور سب سے اخیر میں تلوار رکھنے والے تلوار کھینچیں۔

آغاز جنگ

قریش کے لشکر سے تین بہادر عتبہ بن ربیعہ سپہ سالار لشکر، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ میدان میں آئے۔ مسلمانوں کی فوج سے تین جانباز انصاری ان کے مقابلے کو نکلے لیکن عتبہ نے پوچھا تم کون ہو۔ جواب ملا۔ انصار۔ تو وہ بدزبان چِلّا اٹھا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم مدینہ کے چرواہوں سے لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ ہمارے مقابلے کے آدمی بھیجو (قریش مکّہ کا یہ پہلو کس قدر عبرت ناک ہے۔ کہ ان کا غرور اور تکبّر میدان جنگ میں فرد ہونے کا نام نہیں لیتا)

پھر مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہؓ حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہ نکلے۔ ان حضراتؓ کے نکلنے پر عتبہ نے بکواس شروع کی حضرت حمزہؓ نے ڈانٹا کہ زبان بند کرو یہاں تلوار فیصلہ کرے گی۔ چنانچہ تینوں کافر خاک و خون میں تڑپ کر رہ گئے حضرت عبیدہؓ زخمی ہوئے حضرت علیؓ اٹھا کر آپ کی خدمت میں لے آئے۔ اس کے بعد بڑے مزے سے آپؐ کے قدموں میں یہ شہید دنیا سے رخصت ہوا۔

اب قریش کی طرف سے عبیدہ بن سعید بن عاص صف سے نکلا۔ حضرت زبیرؓ نے ہمیشہ کے لئے اسے موت کی نیند سلا دیا

اس کے بعد سعید بن عاص حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے خنجر خون خوار کا لقمہ بنا۔

”اب عام حملے شروع ہو گئے اور گھمسان کی جنگ ہونے لگی۔ ادھر اللہ کے رسُول میدان سے کچھ دُور چھپر کے نیچے (مقام عریش) سجدے میں فتح و نُصرت کی دعائیں مانگ رہے تھے اسی حالت میں غنودگی طاری ہو گئی۔ اور خدا کی طرف سے بشارت آئی آپ عریش سے باہر تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا“ عنقریب کافروں کی جماعت شکست کھائے گی۔ اور پشت پھیر کر بھاگے گی“ پھر آپؐ سورۃ قمر کی اس آئیت کی تلاوت فرماتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ آقاؐ کے ساتھ ساتھ ان کے جانباز رفقاء بھی ٹوٹ پڑے۔ گھمسان کا رَن پڑا۔ آنحضرتؐ نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اور شَاهَتِ الْوُجُوْهُ (سیاہ چہرے ہو جائیں) کہہ کر دشمن کی طرف پھینک دی تو میدان جنگ کا چہرہ بدل گیا۔ خدائے برحق کی معجزانہ قدرت نے ہوا کے ذریعے اس کے ذرات تمام مشرکین کی آنکھوں تک پہنچا دیئے اور وہ اس ناگہانی پریشانی سے مضطرب ہو کر آنکھیں ملنے لگے۔ اور اس طرح جنگ مغلوبہ جنگ غالبہ کی شکل میں بدل گئی۔

الحاصل

مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کافروں کے دل بادل میں گھس گئی۔ اور ان کے بڑے بڑے بہادروں اور سرداروں (ابوجہل سمیت) کو کاٹ کر رکھ دیا۔ ان کے سرداروں کا مارا جانا تھا۔ کہ ان کے پیر اکھڑ گئے۔ اور مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا کر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے مسلمانوں نے تعاقب کیا۔ کفار اپنی ستر (۷۰) نعشیں چھوڑ کر اور ستر (۷۰) قیدی مسلمانوں کے قبضہ میں دے کر بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔

مسلمانوں میں صرف چودہ حضراتؓ نے جرعۂ شہادت نوش فرمایا۔ ان میں چھ مہاجر اور آٹھ انصاری تھے۔

چودہ سو سال ہو چلے ہیں لیکن یہ واقعہ

باقی صفحہ ۲۳ پر

حاصل مطالعہ

عمیر الہاشمی

سب سے زیادہ سخی کون ہے؟

ایک مرتبہ خانہ کعبہ میں تین آدمی اس امر پہ بحث کر رہے تھے۔ کہ ان میں سب سے زیادہ سخی کون ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہتا ہے۔ کہ عبداللہ ابن جعفر سب سے زیادہ سخی ہیں۔ دوسرا آدمی قیس بن سعد کی سخاوت کے گن گا رہا تھا۔ ہوتے ہوتے بحث شدید ہو گئی اور تینوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ خدشہ تھا کہ خون خرابہ نہ ہو جائے۔ ایک چوتھا آدمی پاس ہی کھڑا تھا اور وہ یہ سب ماجرا دیکھ رہا تھا۔ اس نے معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کی۔ اور لڑنے والوں کو مشورہ دیا۔ کہ آپ لوگ اپنے اپنے ممدوح کے پاس جائیں اور اس سے امداد طلب کریں۔ تینوں آدمیوں نے چوتھے آدمی کی بات مان لی۔

عبداللہ ابن جعفر کسی دور دراز سفر کے لئے اونٹ پر سوار ہو رہے تھے۔ کہ بحث کرنے والوں میں پہلا آدمی ان کے سامنے حاضر ہوا۔ اور کہا سخی مولا! میں ایک مسافر ہوں۔ اور سخت ضرورت مند ہوں۔ میری مدد کیجئے۔ عبداللہ نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور کہا کہ میرا یہ اونٹ تمام ساز و سامان سمیت لے لو۔ اس شخص نے اونٹ سنبھال لیا۔ اونٹ کے علاوہ ریشم کے کئی تھان اور پانچ ہزار دینار بھی اس کے ہاتھ آئے۔

دوسرا شخص قیس بن سعد کے پاس پہنچا قیس بن سعد کے غلام نے کہا۔ میرا آقا اس وقت محو خواب ہے۔ اس شخص نے کہا۔ میں نہایت مصیبت میں ہوں۔ اور طالب کی امداد کا طالب ہوں۔ غلام نے کہا۔ میں اپنے آقا کو جگانا نہیں چاہتا۔ البتہ تمہاری ضرورت پوری کئے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر غلام نے دس ہزار روپے اس شخص کے حوالے کئے اور کہا۔ اس وقت گھر میں یہی رقم موجود تھی۔ اسے رکھو اور یہ رقعہ لے کر کارواں سرائے میں چلے جاؤ۔ وہاں سے تمہیں ایک اونٹ اور ایک گھوڑا بھی مل جائے گا۔

ضرورت مند نے دس ہزار دینار گرہ میں باندھے رقعہ لیا اور روانہ ہو گیا۔

قیس سو کر اٹھا تو غلام نے اسے سارا واقعہ سنایا۔ قیس بہت خوش ہوا۔ اور اس نے غلام کو آزاد کر دیا۔ اور کہا! کاش تم نے مجھے جگا دیا ہوتا تو میں اسے اس سے بھی زیادہ دیتا۔

تیسرا آدمی شیخ اعرابہ کی خدمت میں پہنچا شخص مذکور یعنی شیخ اعرابہ بڑھاپے کے باعث دو غلاموں کے سہارے مسجد کی طرف نماز کے لئے آ رہے تھے۔ جب اس شخص نے ان سے امداد طلب کی تو انہوں نے غلاموں کا سہارا چھوڑ دیا۔ اور سیدھے کھڑے ہو کر افسوس سے ہاتھ ملنے لگے۔ اور کہا۔ کاش تمہیں دینے کے لئے میرے پاس مال و زر ہوتا۔ بہرکیف تم یہ دونوں غلام لے لو۔ لیکن اس شخص نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔ اس پر اعرابہ نے کہا۔ چونکہ تم ان غلاموں کو قبول نہیں کرتے اس لئے میں ان دونوں کو آزاد کرتا ہوں۔ اعرابہ نے دونوں غلاموں کو رخصت کیا۔ اور خود دیوار کا سہارا لے کر چلنے لگے۔ تینوں آدمی خانہ کعبہ میں واپس آئے۔ اور اپنی اپنی داستان بیان کی۔ تینوں کے بیانات سننے کے بعد متفقہ طور پہ یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اعرابہ سب سے زیادہ سخی ہیں۔ سب نے کہا! کہ اللہ اعرابہ کو جزائے خیر دے۔

دسترخوان میں وسعت

نعمان بن عبداللہ کے سامنے جب بھی کوئی مٹھائی یا پھل وغیرہ پیش کئے جاتے تو وہ اس میں سے تھوڑا سا چکھتے اور باقی فقیروں کو تقسیم کرا دیتے۔

ایک دن نعمان کے دسترخوان پر ان کے ایک ہاشمی دوست بھی ان کے ساتھ تھے۔ جو بھی اچھی چیز سامنے آتی نعمان تھوڑی سی اس میں سے کھا لیتے اور باقی فقیروں کو بھجوا دیتے۔ آخر میں بادام کے حلوے کی طشتری سامنے آئی۔ نعمان کے ہاشمی دوست نے طشتری طرف شوق سے ہاتھ بڑھایا اور ابھی انہوں نے ایک ہی لقمہ منہ میں ڈالا تھا کہ نعمان نے کہا باقی فقیروں کو بھجوا دو۔ ہاشمی سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے کہا قبلہ! ہمیں بھی آپ فقیر ہی سمجھ لیں ہم اس کی قیمت فقیروں کو دے دیں گے۔

نعمان بولے۔ لیکن اگر آپ اس کی کئی گنا قیمت بھی انہیں دے دیں تو وہ بے چارے ایسی چیزیں خود تیار نہیں کر سکیں گے۔ یہ کہہ کر نعمان چند لمحے خاموش رہے اور پھر بولے بہرحال آئندہ جب میرے دسترخوان پر مہمان موجود ہوں گے تو میں اس قسم کی چیزیں زیادہ مقدار میں تیار کرا دوں گا۔ تاکہ مہمان بھی کھا سکیں اور فقیر بھی:۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

انفرادی معیشت

معیشت اور اسباب معیشت کا تعلق

انسان کی انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی زندگی سے وابستہ ہے اور چونکہ جماعت "جسم" کی حیثیت رکھتی ہے اور فرد، اس جسم کے ایک عضو کی اس لیے اجتماعی اور انفرادی شعبہ ہائے حیات کے مابین لازم و ملزوم کا رشتہ قائم ہے اور ایک اثر دوسرے پر پڑنا ناگزیر ہے تاہم دونوں شعبوں کی تفصیلات جدا جدا قابل بحث ہیں اور ان میں سے قدرتی ترتیب کے لحاظ سے پہلا نمبر انفرادی معیشت کو زیر بحث لانے کا ہے۔

"اسلام کے معاشی نظام" میں فرد سے متعلق احکام معیشت کیا ہیں؟ سو عمیق نظر ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں تین چیزیں فطری طور پر سامنے آتی ہیں۔ (۱) کیا کمائیں (۲) کیا خرچ کریں (۳) کس پر خرچ کریں۔ یعنی وہ کون سی آمدنی ہے جس کو جائز آمدنی کہا جا سکتا ہے اور اس آمدنی میں سے خرچ کیا کرنا چاہیے؟ اور کس پر خرچ کرنا چاہیے؟ چنانچہ اسلام نے ان تینوں فطری سوالات کو حل کرنے کے لیے "انفرادی معیشت" کو چار حصوں پر تقسیم کر دیا ہے پہلے حصہ میں انسان کو جدوجہد کی ترغیب اور کسب معاش کے لئے حرکت کی دعوت دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ انسان کو اپنی معاش خود اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمانا چاہیے۔ کیونکہ جمود اور ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانے کی زندگی موت کے مرادف اور اس کو حیات کہنا بے معنی ہے اور نہ اس طریق زندگی کو "توکل" کی زندگی کہا جا سکتا ہے اور باقی تین حصوں میں ان ہی سوالات کو حل کیا گیا ہے جو معیشت کے مسئلہ میں فطری طور پر سامنے آتے ہیں۔

کسب معیشت کیلئے ترغیبات

انفرادی مسائلِ معیشت میں سب سے پہلی منزل "کسب معیشت" اور "ابتغا رزق" کی منزل ہے۔ قرآن عزیز کہتا ہے کہ ہر انسان کو اپنی استعداد کے مطابق معیشت کے لیے جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ دنیا میدان عمل ہے یہاں جمود و خمود موت کے مرادف ہے اس کارگاہ ہستی میں خدا تعالیٰ نے سامان رزق کے ذخیرے جمع کر دیے ہیں۔ مگر تلاش و سعی شرط ہے۔

فاذا قضيت الصلوٰة
فانتشروا في الارض
وابتغوا من فضل اللّٰهِ
(جمعہ۔۲)

"پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (رزق) کو تلاش کرو۔"

اِنَّ الَّذِين تعبُدُون من دُونِ اللّٰهِ لا يملكُون لكم
رزقا فابتغُوا عند اللّٰهِ
الرِّزقَ۔ (عنکبوت۔۲)

"جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں ہیں سو تم تلاش کرو اللہ کے پاس سے روزی۔"

وَاٰخَرُونَ يَضرِبُونَ
فِي الارض يَبتَغُونَ
من فضل اللّٰهِ۔ (مزمل۔۲)

"اور کتنے اور لوگ ہیں جو پھرتے ہیں، ملک میں اللہ کے فضل (روزی) کو تلاش کرتے۔"

قال رسول اللّٰه صلى
اللّٰه عليه وسلم طلب
كسب الحلال فريضة
بعد الفريضة[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال معیشت کا طلب کرنا اللہ کے فریضۂ عبادت کے بعد (سب سے بڑا) فریضہ ہے۔"

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عليه وسلّم اذا صليتم
الفجر فلا تنوموا عن
طلب ارزاقكم[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنے رزق کی جدوجہد کے بغیر بستر آرام کا نام نہ لو۔"

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عليه وسلم من الذنوب
ذنوبٌ لا يكفّرها
الا الهمّ في طلب

---

[1] کنز العمال ج ۲۔

[2] کنز العمال ج ۲۔

المعیشۃ[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض گناہوں میں سے ایسے گناہ ہیں جن کا کفارہ صرف طلب معیشت کی فکر اور جد و جہد میں کاوشش ہی سے ہو سکتا ہے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اطلبوا الرزق فی خبایا الارض[3]

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنی روزی کو زمین کے پوشیدہ خزانوں میں تلاش کرو۔“

قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لا یقعد احدکم عن طلب الرزق[4]

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بھی طلبِ رزق کی جد و جہد میں پست ہو کر نہ بیٹھ جائے۔“

سید مرتضیٰ زبیدی شرح احیاء العلوم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ای لا بد للعبد من حرکۃ و مباشرۃ بسبب من اسباب تحصل بہ طریق الوصول الی الرزق[5]

یعنی ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جائز اسباب معیشت میں سے کسی سبب اور وسیلہ کو ضرور اختیار کرے۔ کہ جس سے وہ رزق کو حاصل کر سکے۔

کسب معاش

کے اساسی اصول

ان آیات و احادیث اور احکام اسلامی کے پیش نظر جب ایک شخص کسب معاش کے لیے قدم اٹھاتا ہے تو کیا اس کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی معیشت کے حصول میں جو طریقہ بھی چاہے اختیار کرے؟ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اس انفرادی جد و جہد میں اس کو چند ایسے اصول کا پابند بنایا گیا ہے جو ”نظامِ معیشت“ کو فاسد ہونے سے بچاتے اور صاحب معیشت کی زندگی کو معاشی رفاہیت کے ساتھ دینی اور اخلاقی رفعت عطا کرتے ہیں چنانچہ اس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی انفرادی معیشت میں ہمیشہ دو اصول پیش نظر رکھے ایک یہ کہ جو حاصل کیا جائے وہ ”حلال“ اور دوسرے یہ کہ جن طریقوں سے حاصل کیا جائے وہ ”طیب“ ہوں۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ کُلُوْا
مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا
طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ
اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

(بقرہ ۲۱)

”اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے حلال طیب کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ بلاشبہ وہ تمہارے لیے کھلا ہوا دشمن ہے۔“

وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ
اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا

(مائدہ ۱۲)

”پس اللہ نے جو کچھ تم کو رزق دیا ہے اس سے حلال، طیب کھاؤ۔“

یٰۤاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ
الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ

(المومنون ۴)

”اے پیغمبرو! تم کھاؤ پاک چیزوں سے اور عمل کرو نیک، بلاشبہ جو تم عمل کرتے ہو میں اس کا جاننے والا ہوں۔“

وَیُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبٰتِ
وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبٰٓئِثَ

(اعراف ۱۹)

”اور ”نبی امی“ حلال رکھتے ہیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور حرام کرتے ہیں خبیث چیزیں۔“

ان آیات میں ”حلال“ اور ”طیب“ ہر دو اصول کا ذکر کرتے ہوئے سخت تاکید کی گئی ہے کہ ”شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی“ نہیں کرنی چاہیے۔ مراد یہ ہے کہ کھانے، پینے، پہننے اور اشیاء کے استعمال کرنے میں نیز تمام وسائلِ آمدنی میں ”نظامِ معیشت“ کی روح یہ ہے کہ ایک ”مسلم“ کو ایسی تمام اشیاء سے بچنا چاہیے جن کی ترکیب ان عناصر سے کی گئی ہو۔ جو جسمانی امراض کا مبدا بنتے اور اس کو فاسد کرنے میں ”سمیت“ کا کام کرتے ہوں اور یا قوائے حیوانی کو برانگیختہ کر کے ان کو اعتدالِ طبعی سے نکال کر امراض روحانی و اخلاقی کا باعث ہوتے ہوں اور ان اشیاء سے بھی احتراز ضروری ہے جو غرور، خود نمائی، بے جا تعیش اور جابرانہ نخوت کا سبب بن کر مساوات، اخوت اور مواساۃ باہمی کے رشتوں کو قطع کرتے اور خود غرضی، ظلم اور بداخلاقی کی جانب دعوت دیتے ہوں، پس اگر ہمارا کسب و اکتساب ان نجس اوصاف سے پاک ہے تو وہ ”حلال

---

[2] طبرانی فی الاوسط و نعیم فی الحلیہ، [3] کنز العمال ج ۲ [4] احیا العلوم ج ۲ ص ۵۷ [5] اتحاف السادہ ج ۵ ص ۲۱۷۔

ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جو شے اپنی معیشت کے لیے حاصل کی گئی ہے وہ اپنی ذات میں بھی اور حصول کے طریقوں میں بھی نفس کو پاک رکھتی اور خباثتِ نفس سے بچاتی ہو نیز اس سے دوسرے افرادِ امت کے لیے معاشی ضیق نہ پیدا ہوتی ہو اور ظلم و سرکشی اور معاشی دستبرد کے وہ جراثیم نہ پھیلاتے ہوں کہ جن سے مذموم سرمایہ داری فروغ پاتی اور عام انسانی دنیا کو فلاکت و مسکنت کے قعرِ ہلاکت میں ڈالتی ہو۔ پس اگر آمدنی اور وسائلِ آمدنی میں ان امور کا پورا لحاظ رکھا گیا تو اس کو اسلامی نقطۂ نظر سے "طیّب" کہا جاتا ہے چنانچہ سلف و خلف نے۔ "حلالاً طیّباً" میں "طیب" کی جو تفسیریں کی ہیں علامہ رشید رضا نے تفسیر "المنار" میں ان کا [illegible] نکالا ہے

"طیب سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کے ساتھ غیر کا حق متعلق نہ ہو اس لیے کہ نصِّ قرآن نے جن اشیاء کو حرام کیا ہے اس کی حرمت تو ذاتی ہے اور اس لیے مضطر کے علاوہ کسی حالت میں کسی کے لیے ان کا استعمال درست نہیں اور ان کے علاوہ جن اشیاء کی حرمت اس شے کی حقیقت اور ذات میں نہیں پائی جاتی بلکہ باہر کے اسباب سے حرمت آتی ہے ان کی ممانعت طیّب کہہ کر کر دی گئی۔

پس جو شے ناحق لی گئی اور صحیح طریقِ کار سے حاصل نہیں کی گئی بلکہ ربا، رشوت، قمار، ظلم، غصب، دھوکا، خیانت اور چوری جیسے ناپاک ذرائع سے حاصل کی گئی ہے وہ بھی حرام ہے اس لیے کہ "طیب" نہیں ہے۔ پس ہر "خبیث" شے حرام ہے خواہ وہ خبث باہر کے اسباب و ذرائع سے اس میں آیا ہو اور خواہ اس کے اندر موجود ہو جیسا کہ کھانے پینے کی چیزوں میں سڑ کر بو آجانا (اور امراض جسمانی کا سبب بنے) [1]

قرآن عزیز اور احادیث نبوی نے "حلال" اور "طیب" کے خلاف "حرام" اور "خبیث" کی بعض اصناف بھی وضاحت کے ساتھ شمار کرائی ہیں اور بعض کو صرف اصولی طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُطَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط (مائدہ ۱)

تم پر حرام کر دیا گیا مُردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو (یعنی اللہ کے سوا کسی غیر کے نام پر چھوڑا گیا ہو) اور گلا مروڑا ہوا اور پتھر یا لاٹھی سے مارا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور دوسرے جانور کے سینگ سے زخم کھا کر مرا ہوا اور درندہ کا پھاڑا ہوا مگر یہ کہ تم نے اس کی زندگی ہی میں ذبح کر لیا ہو" اور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تم پر حرام کر دیا گیا کہ تم پانسوں کے ذریعہ حصے بانٹو یہ سب تمہارے لیے فسق (گناہ) ہیں"۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (مائدہ ۱۲)

بلاشبہ شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاکی ہیں کار شیطان ہیں ان سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر والدیباج وعن لبس القسی والمیاثر والارجوان الخ [1]

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) منع فرمایا ریشمی لباس اور دیبا اور قز (موٹے ریشم) کے لباس سے اور ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے اور ارغوانی رنگ سے۔"

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ [2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دنیا میں فخر و غرور کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میں ذلت کا لباس پہنائیں گے۔"

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ [3]

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمانوں (مردوں اور عورتوں) کو جائز نہیں ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال کرو"

---

[1] المنار عربی ج ۱ ص ۸۷ (وابن کثیر ج ۱ ص ۲۰۳)

[1] بخاری کتاب اللباس [2] رزین وابو داؤد۔

تلخ و شیریں

قمر ہاشمی

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں ؟

غلام مصطفےٰ کھر پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو گئے۔ (ایک خبر)

پیپلز پارٹی ایک عرصہ سے افتراق و انتشار کے نتیجہ میں جناب کھر پیپلز پارٹی کو اپنے پیش رووں کی مانند مفارقت دے گئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ پرانے بادہ کش جتنے تھے۔ وہ سب اٹھتے جاتے ہیں۔

پیپلز پارٹی میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں رہی۔ (جناب کھر)

صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہ کہیئے۔ کھر صاحب کو اب علم ہوا ہے۔ کہ پیپلز پارٹی میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں رہی۔

"نہیں رہی" کیا مطلب کسی دور میں بھی پارٹی کے کھیون ہار نے اختلاف کرنے والوں کو برداشت نہیں کیا۔ بلکہ کہنا یہ چاہیئے کہ پیپلز پارٹی سے باہر بھی کسی کو اجازت نہیں کہ وہ کھر صاحب کے دیرینہ دوست اور سابقہ قائد سے اختلاف کر سکے۔ یہ تو اپوزیشن رہنما ہی ہیں۔ جو حالات کی سنگینی کے باوجود جان پر کھیل کر اختلاف رائے اور آزادیٔ افکار کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں۔

غلام مصطفےٰ کھر اقتدار کے بھوکے ہیں۔ (بشر حسن)

کیا بشر حسن کسی ایسے شخص کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ جس کی نسبت پیپلز پارٹی سے ہو اور وہ اقتدار کا بھوکا نہ ہو۔ اس پارٹی کے چھوٹے میاں ہوں یا بڑے سب اقتدار کی دلہن کے چشم و ابرو پر فریفتہ ہیں۔

بے اصولی پیپلز پارٹی کا اصول بن چکی ہے۔ (ایک بیان)

شاید ہمارے قارئین خیال فرما رہے ہوں کہ مذکورہ بیان قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود کا یا اپوزیشن کے کسی دوسرے لیڈر کا ہو۔ نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ "نعرہ مستانہ" پیپلز پارٹی کے قومی اسمبلی کے رکن جناب ذوالفقار علی باجوہ اور پیپلز پارٹی ہی کے صوبائی اسمبلی کے رکن چوہدری محمد ارشاد کا مشترکہ بیان ہے۔ جو اب پیپلز پارٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔

غربت سے تنگ آکر ماں نے دو بچوں کے ساتھ جل کر خودکشی کر لی۔ (ایک خبر)

عوامی دورِ حکومت میں اِس قسم کے واقعات روزمرہ ہو چکے ہیں۔ روٹی، کپڑا، اور مکان کا جھانسہ دے کر غریبوں کے ووٹ حاصل کرنے والے حکمران شراب و کباب میں مست ہیں۔ اور غریب عوام بھوک سے تنگ آکر جل مرنے کو ترجیح دے رہے ہیں جسے ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دینا بھی کہا جا سکتا ہے۔

مساجد کو مؤثر ادارے بنانے کے لئے اماموں کو جدید علوم سے آگاہ کیا جائے۔ (کوثر نیازی کا مشورہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوثر نیازی صاحب علماء کو قدیم علوم سے آگاہ کرنے کی غرض سے کماحقہ سبکدوش ہو چکے ہیں۔ کہ اب علماء کو جدید علوم حاصل کرنے کے مشوروں سے نواز رہے ہیں۔

اشیائے خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے نیا اور مؤثر قانون بنایا جائے گا۔ (وزیر اعلیٰ پنجاب)

قارئین کو یاد ہو گا اس سے پہلے بھی اس قسم کے قوانین بنتے رہے ہیں۔ اور انہیں بھی "مؤثر قوانین" ہی کا نام دیا جاتا رہا ہے نتیجہ رہا ہے۔ قانون کے محافظ جب تک قانون کی پاسداری نہیں کریں گے محض قانون بنانے سے بات نہیں بنے گی۔

ولی خاں اور ان کے رفقاء کے خلاف غیر ممالک سے امداد دینے کے الزام میں مقدمات قائم کر دیئے گئے۔ (ایک خبر)

قارئین فراموش نہ کریں۔ یہ وہی ولی خاں اور ان کے رفقاء ہیں جن کے خلاف ملک کی سب سے بڑی عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہے، اور جنہیں موجودہ حکومت وزارتوں سے لے کر صدارت تک کا عہدہ دینے کے لئے کوشش کرتی رہی ہے

اساتذہ کو ملک سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(پیرزادہ)

رپورٹنگ محمد یوسف ولی اللہی

غزوہ بدر تاریخ عالم کا ایک بے نظیر اور حیرت زا انقلاب ہے

واقعہ غزوہ بدر کی تاریخ عالم میں ایک خاص حیثیت و مقام ہے۔ یہ صرف ایک خاص ہنگامی معرکہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کی حیثیت ایک عالمگیر انقلاب کی ہے۔ اس انقلاب سے باطل نظام کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کمر ٹوٹ کر رہ گئی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں انقلاب نمایاں ہوا۔ ظلم و نا انصافی کا خاتمہ ہوا۔ اور باطل نظام کی جگہ حق آ گیا۔ اگر آج بھی جذبۂ بدر اپنے دلوں میں پیدا کر لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ باطل نظام پھر مشہ توڑ شکست نہ کھائے

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

تنظیمی دورے

مرکزی نائب صدر جناب حسین احمد صوبائی صدر صوبہ بلوچستان جناب سکندر خان علیزئی خیل، اور صوبائی خازن جناب عبدالاحد قریشی پر مشتمل ایک وفد نے گذشتہ دنوں مستونگ کا دورہ کیا۔ مستونگ میں ایک اجلاس زیر صدارت جناب قاضی عبدالستار صاحب ہوا۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام کارکن مدارس عربیہ کالج اور سکول کے طلباء کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن (B - S - O) کے بھی کافی طلباء اجلاس میں شریک ہوئے۔ دس سالہ ننھے مجاہد جناب نور محمد نے تقریر کی۔ اس کے بعد جناب سکندر خان علیزئی خیل اور جناب عبدالاحد نے تقاریر کیں۔

ازیں بعد مقامی عہدیداران کی حلف برداری ہوئی۔ جناب قاضی عبدالستار صاحب کی صدارتی تقریر پر اجلاس ختم ہوا۔

۱۔ جناب حافظ حسین احمد، جناب سکندر خان خلیل، جناب عبدالاحد قریشی اور جناب عبدالمجید پر مشتمل وفد نے لورالائی اور قلعہ سیف اللہ کا بھی تنظیمی دورہ کیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے دس میل پیدل سفر طے کر کے ان رہنماؤں کا استقبال کیا۔ جب کہ مولوی عبدالحق صاحب ایم، این، اے (جو اتفاقاً اسی سواری میں سفر کر رہے تھے۔ جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنما سوار تھے) کے استقبال کے لئے ایک آدمی بھی نہیں آیا ہوا تھا۔ جن کی بناء پر انہوں نے بوجہ شرم اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپ لیا۔

بہر حال یہ رہنما دس میل تک طلباء کے جلوس میں لورالائی پہنچے۔ شام پانچ بجے ایک استقبالیہ پارٹی ہوئی جس میں جمعیۃ کے کارکنوں کے علاوہ معززین شہر، مختلف طلباء تنظیموں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

صوبائی صدر جناب سکندر خان علیزئی خیل نے گھنٹہ بھر تقریر کی۔ بعد نماز مغرب کالج اور سکول کے طلباء سے گفتگو ہوئی۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام و نصب العین سے طلباء کافی متاثر ہوئے بعد میں وہاں انتخاب کرایا گیا۔

لورالائی کے بعد یہ وفد قلعہ سیف اللہ پہنچا۔ وہاں بھی طلباء سے خطاب ہوا۔ اور بعد میں انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۲۔ جناب رانا شمشاد علی خان نے گذشتہ دنوں ہارون آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ ہارون آباد میں ایک اجلاس زیر صدارت جناب محمد اکبر فیاض وٹو ہوا۔ جس میں ڈگری کالج کے طلباء کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

ملک خلیل احمد اعوان اور رانا شمشا علی خان نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد پورے ضلع بہاولنگر کا دورہ کیا گیا۔ رانا صاحب کے ہمراہ جناب محمد اکرم فیاض اور ملک خلیل احمد بھی تھے۔

۳۔ جناب رانا منیر اقبال ناظم عمومی ضلع میانوالی نے ضلع کے درج ذیل مقامات کا دورہ کیا واں بھچراں، میانوالی شہر، کندیاں، کلور کوٹ اور توان جنڈانوالہ ان مقامات پر انہوں نے دفتری ریکارڈ کی پڑتال کی۔ اور طلباء سے خطاب کیا۔

۴۔ جناب عبدالسمیع نائب صدر صوبہ سندھ نے خیرپور کا دورہ کیا۔ اور وہاں پر انتخاب کروایا

۵۔ جناب محمد اقبال شروانی (ناظم صوبہ پنجاب) اور شیخ شکیل احمد نے شورکوٹ شہر کا تنظیمی دورہ کیا۔ ایک اجلاس میں جمعیۃ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ اور وہاں انتخاب کروایا

شمولیت

درج ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

۱۔ گورنمنٹ ہائی سکول دھارا ضلع لاڑکانہ:۔

جناب حبیب الرحمان، جناب عبداللطیف، جناب علی حسن، جناب سکندر علی، جناب عبدالعزیز

جناب غلام عباس، جناب محسن علی، جناب لیاقت علی جناب شوکت علی، جناب عبدالمجید، جناب عبدالحمید جناب محمد ابراہیم۔

۲۔ گورنمنٹ ہائی سکول سکرنڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) کے طالب علم جناب امان اللہ راہو نے اپنے ساتھیوں سمیت پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

۳۔ گورنمنٹ ہائی سکول نیو عاقل (سندھ) جناب لیاقت علی شاہ، جناب محمد سلیم شاہ

۴۔ خیرپور سندھ:۔

جناب عزیز الرحمان، جناب فرحت اللہ، جناب اعجاز حسین، جناب ممتاز احمد، جناب عبدالجبار شیخ جناب ارباب علی۔ جناب حافظ مطیع اللہ، سابق صدر گورنمنٹ کالج لالہ موسیٰ، جناب نسیم ظفر خان گورنمنٹ ڈگری کالج جہلم، جناب رانا محمد اسلم دینیہ ضلع جہلم، محمد عابد سیٹھی مشین محلہ جہلم شہر، جناب جاوید سرور سرائے عالمگیر ضلع گجرات، جناب عبدالجلیل کینٹ پبلک ہائی سکول جہلم، ضیاء الدین گورنمنٹ کمرشل کالج جہلم، جناب سید احمد حسین مشین محلہ جہلم شہر جناب محمد اشتیاق کھوکھر پنڈ دادن خان ضلع جہلم، شاہد محمود بٹ پولی ٹیکنیکل کالج راولپنڈی، جناب عبدالسلام گورنمنٹ کالج شورکوٹ شہر:
جناب غلام مرتضیٰ 〃 〃 〃 〃 〃

جماعت میں شامل ہونے والے تمام طلباء نے قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

انتخابات

خیرپور (سندھ)

صدر: جناب نذیر احمد سومرو، گورنمنٹ کالج خیرپور

نائب صدر: 〃 بدرالدین میمن، سپیریئر سائنس کالج خیرپور،

ناظم عمومی: جناب غلام حسین شیخ سندھ یونیورسٹی شاہ لطیف کیمپس خیرپور،

ناظم نشریات: 〃 عبدالرشید شیخ گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج خیرپور،

خازن: 〃 مشتاق حسین خیرپور،

موضع حمید (حضرو ضلع کیمبلپور)

صدر: جناب محمد شعیب

نائب صدر: 〃 غلام خاں

ناظم عمومی: 〃 محمد صفدر

ناظم: 〃 حافظ اختر خاں

ناظم نشریات: 〃 اعظم خاں

خازن: 〃 حافظ راسب خاں

ملک والا (حضرو ضلع کیمبلپور)

صدر: جناب محمد ادریس

نائب صدر: 〃 محمد اختر خاں

ناظم عمومی: 〃 محمد فیاض

ناظم: 〃 اختر زماں

ناظم نشریات: 〃 فرمان الٰہی

خازن: 〃 محمد عرفان

سلیم خاں (حضرو ضلع کیمبلپور)

صدر: جناب انیس الرحمان

ناظم عمومی: 〃 دل نواز

ناظم نشریات: 〃 حافظ محمد صدیق

ہارون آباد (ضلع بہاولنگر)

صدر: جناب راؤ محمد اقبال محسن

نائب صدر: 〃 ملک خلیل احمد اعوان بی اے فائنل

ناظم عمومی: 〃 محمد صفدر

ناظم: 〃 محمد ارشد

ناظم نشریات: 〃 مشتاق احمد

خازن: 〃 محمد اسلم

ناظم دفتر: 〃 ثناء اللہ سجاد،

شورکوٹ شہر (ضلع جھنگ)

صدر: جناب محمد شفیع گورنمنٹ کالج شورکوٹ شہر

نائب صدر: 〃 چوہدری امیر محمد خان 〃 〃 〃 〃

ناظم عمومی: 〃 جمیل احمد قریشی 〃 〃 〃 〃

ناظم: 〃 عبداللطیف عثمانی، جامعہ عثمانیہ 〃 〃

ناظم نشریات: 〃 ولی محمد گورنمنٹ کالج 〃 〃

گورنمنٹ ہائی سکول دریا خان

کنوینر: جناب یامین

معاون: 〃 محمد اقبال

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جہلم کے صدر جناب حافظ بدرالاسلام نے جناب عبدالمجید کو نیا ناظم نشریات مقرر کیا ہے۔

لورالائی (بلوچستان)

صدر: جناب امیر محمد مدرسہ عربیہ

نائب صدر: 〃 محمد اسماعیل گورنمنٹ کالج

: 〃 محمد اکبر خاں 〃 〃

ناظم عمومی: 〃 عبدالعزیز خاں 〃 〃

ناظم: 〃 پہلوان خان 〃 〃

ناظم نشریات: 〃 محمد خان 〃 〃

خازن: 〃 عبدالحلیم شیدائی مدرسہ عربیہ

قلعہ سیف اللہ (بلوچستان)

صدر: جناب گل محمد مدرسہ عربیہ

نائب صدر: 〃 محمد عظیم ہائی سکول،

ناظم عمومی: 〃 محمد عظیم مرزئی 〃 〃

ناظم: 〃 جعفر خان جوگزئی [illegible]،

ناظم نشریات: 〃 محمد ایوب 〃 〃

خازن: 〃 گل محمد خان مدرسہ عربیہ،

مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال بدستور پیچیدہ ہے

مشرقِ وسطیٰ کی صورت حال بدستور کشیدہ اور پیچیدہ ہے، لبنان کے خلاف اسرائیل کی بغیر اعلان کی جنگ جاری ہے اور جارحیت پسند لبنان کے شہروں پر روزانہ ہوائی حملے اور گولہ باری کر رہے ہیں۔ یہ بات روزنامہ پراودا نے مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال سے متعلق شائع ہونے والے ایک مقالہ میں کہی گئی ہے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ اسرائیل کے جنگی جہاز لبنان کے ساحل [illegible] جاکر لا رہے ہیں اور اسرائیلی فوجی دستوں نے [illegible] پر اترنے کی کوشش بھی کی ہے۔

اخبار نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ ایسے عناصر بھی موجود ہیں جو ایسی شرمناک کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کے سلسلے میں اسرائیلی جارحیت پسندوں کی حمایت کر رہے ہیں اور انہیں اس امر کا یقین دلا رہے ہیں کہ وہ بلاخوف و خطر یہ روش جاری رکھ سکتے ہیں۔ مغربی پریس کے مطابق ایک عنصر وہ خفیہ امریکی، اسرائیلی یادداشت ہے جس پر دستخط ہو چکے ہیں اور جس کے تحت اسرائیل کو ملنے والی امریکی فوجی اور اقتصادی امداد میں امداد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس یادداشت پر جزیرہ نما سینائی سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے دوسرے مرحلے سے متعلق اسرائیل اور مصر کے معاہدے کی تکمیل کے بعد دستخط ہوئے ہیں یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ امریکہ کی امداد سے ہونے والے اس معاہدہ پر، جس پر دیگر باتوں کے علاوہ سینائی میں دو سو امریکی مبصروں کی آمد کی گنجائش رکھی گئی ہے، بہت سے عرب ملکوں نے سخت تنقید کی ہے

اخبار نے لکھا ہے کہ عرب عوام مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء سے متعلق کسی بھی اقدام کا خیر مقدم کریں گے بشرطیکہ اس اقدام کو مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے کے منصفانہ حل کے متبادل کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ اسرائیل نے مصر کو دی جانے والی مبینہ مراعات کا معاوضہ طلب کرنے کا امریکہ سے جو مطالبہ کیا ہے اس نے ایک شدید خطرے کو جنم دیا ہے۔ امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" نے امریکی۔ اسرائیلی خفیہ یادداشت کو شائع کر کے اس "معاوضے" کی نوعیت کو واضح کر دیا ہے۔ اس یادداشت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کو جدید ترین جنگی طیارے اور میزائیلیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کی مدد سے عرب کے آباد مراکز کو اسرائیل آسانی کے ساتھ نشانہ بنا سکے گا۔

پراودا نے لکھا ہے کہ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق امریکہ نے اسرائیل کی فرمائشوں پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ کیا ہے جن میں جدید ترین ہتھیاروں کی فرمائش بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ نے اسرائیل کو وافر مقدار میں تیل بھی فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل ایک ایسا منصوبہ بنائیں گے جس کے تحت اسرائیل کو ہنگامی فوجی امداد دی جا سکے۔

عربوں کے ان عوامی حلقوں کا تشویش کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ امریکی۔ اسرائیلی خفیہ دستاویز مشرقِ وسطیٰ میں امن کی کوششوں کے لئے سنگین خطرہ ہے۔

روزنامہ پراودا نے لکھا ہے کہ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اسرائیل کے حکمراں حلقے فوجوں کے انخلاء سے متعلق موجودہ جزوی اقدامات کو مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے اور خصوصاً ایک قومی ریاست کے قیام سے متعلق فلسطینی عوام کے جائز مطالبات کے مسئلے کو مکمل طور پر کبھی نہ حل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورت حال کے لئے یہ بات ہی اصل خطرے کا باعث ہے۔

ترقی پذیر ممالک نوآبادیاتی نظام کی باقیات کو برداشت نہیں کریں گے

ترقی پذیر ممالک اقتصادی تعلقات سمیت بین الاقوامی زندگی کے تمام شعبوں میں نوآبادیاتی نظام جدید نوآبادیاتی نظام اور تفریق کی باقیات کو برداشت نہیں کریں گے۔ یہ بات ایک سوویت اہلِ قلم نے بین الاقوامی اقتصادی تعاون کے فروغ کے مسائل سے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ۷ ویں خصوصی اجلاس کے نتائج سے متعلق اپنے ایک مقالے میں لکھی ہے جو حال ہی میں پراودا میں شائع ہوا ہے۔

مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ مغربی طاقتوں نے ترقی پذیر ممالک کی اکثریت کی انتہائی بااصول مخالفت کے مقابلے میں بنیادی اہمیت کے اقتصادی مسائل کا حل تلاش کرنے سے گریز کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اجلاس کے دوران اس امر کی ایک بار پھر کوشش کی گئی کہ پُرامن بقائے باہمی کے اصولوں کی بنیاد پر بین الاقوامی تعلقات کے نظام میں نرمی اور اس کے ڈھانچے کی از سرِ نو ترتیب کی کوششوں اور ایک نئے اور منصفانہ اقتصادی نظام کے قیام کی جدوجہد میں تعلق موجود ہے۔

مقالہ نگار نے اس امر کی نشاندہی کی کہ مغربی طاقتوں کی مخالفت کے باوجود اجلاس نے اپنی قرارداد میں قیمتوں کے توازن یعنی ترقی پذیر ملکوں کے برآمد کردہ خام مال اور درآمد کردہ صنعتی مال کی قیمتوں میں توازن پیدا کرنے سے متعلق نکتے کو شامل کر لیا۔

مقالہ نگار اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۷ ویں خصوصی اجلاس کو سیاسی اور خود مختاری اور مساویانہ باہمی تعاون کی بنیاد پر بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کے از سرِ نو قیام کی جدوجہد کا ایک سنگِ میل تصور کرتے ہیں۔ یہ جدوجہد ترقی پذیر ملکوں نے شروع کی ہے اور ان کے منصفانہ مطالبات قابل فہم اور لائق حمایت ہیں۔

اسرائیلی افواج کے انخلاء کے بعد ہی مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم ہو سکتا ہے

اسرائیلی فوجوں کے مکمل انخلاء اور فلسطین کے عرب عوام کے قومی حقوق کو تسلیم کرنے کے بعد ہی مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ یہ بات افریشیائی قوموں کی یکجہتی کی تنظیم کی کونسل کے ۱۲ ویں اجلاس کے شرکاء نے کہی جو حال ہی میں ماسکو میں منعقد ہوا تھا۔

افریشیائی تنظیم کے نائب سیکرٹری جنرل، عزیز شریف نے مندوبین کو خبردار کیا کہ مشرقِ وسطیٰ کے متعلق سامراج کے منصوبوں سے ہوشیار رہیں جن کا مقصد عرب قوموں میں پھوٹ ڈالنا اور اسرائیلی جارحیت کے نتائج کو ختم کرنے سے متعلق ان کی منصفانہ جدوجہد میں روڑے اٹکانا ہے۔

کونسل کے اجلاس میں مشرقِ وسطیٰ کی، جہاں اسرائیلی جارحیت پسند ایک ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو امن کے لئے خطرناک ہے، صورتِ حال کا مکمل طور پر جائزہ لیا گیا۔

افریشیائی قوموں کی یکجہتی تنظیم کی کونسل کے اجلاس کے نتائج کو یکجا کرتے ہوئے روزنامہ پراودا کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اجلاس نے جس عمومی اعلان کی توثیق کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ سوشلسٹ ممالک، تحریک قومی آزادی اور نئی ترقی پذیر ریاستوں کا گہرا باہمی تعاون عالمی ترقی کے لئے ایک فیصلہ کن عنصر میں تبدیل ہو رہا ہے۔

پراودا کے تبصرے میں کہا گیا ہے کہ سامراج اور نوآبادیاتی نظام نے اپنی مورچہ بندیوں کو برقرار رکھنے اور تحریک آزادی کی کامیابیوں کو بے نتیجہ بنانے کی کوششیں ترک نہیں کی ہیں۔ اجلاس کے شرکاء نے افریشیائی ممالک کی یکجہتی کو نقصان پہنچانے کے لیے کی جانے والی مداخلتوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

"بخارا کا میرِ عرب مدرسہ"

بخارا میں پہلی بار وارد ہونے والا کوئی بھی شخص عالیشان قلیان مینار کو دیکھ کر ششدر رہ جاتا ہے جو آٹھ سو سال سے زیادہ عرصے سے شہر میں ایستادہ ہے۔ قلیان مینار کے ساتھ ہی میرِ عرب مدرسے کی عمارت ہے جو ۱۶ ویں صدی عیسوی میں شیخ عبداللہ یمنیکی نے تعمیر کرایا تھا جو وسطِ ایشیا میں میرِ عرب کے نام سے مشہور تھے۔

میرِ عرب مدرسے کی عمارت کی دو منزلوں میں کمروں کی قطاریں ہیں اور اس کا صحن ایک بڑے مستطیل کی شکل کا ہے۔ سامنے کا حصہ انتہائی عالیشان ہے، عمارت کے چاروں طرف کے کونوں پر ایک ایک مینار ہے۔

میرِ عرب مدرسے سے جو مشہور عالمِ دین فارغ التحصیل ہوئے ہیں ان میں امام اسمٰعیل بخاریؒ اور یوسف ہمدانی ہیں

آج میرِ عرب مدرسے میں مسجدوں کے اماموں اور خطیبوں اور سوویت جمہوریاؤں میں دینِ اسلام کے اداروں کو چلانے والوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ مدرسہ میں عمومی ثانوی اسکول کے سند یافتہ نوجوانوں کو داخلے دیئے جاتے ہیں۔ مدرسے میں داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمندوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ ہوتی ہے اس لیے وسطِ ایشیا اور کزاخستان کا مسلم بورڈ داخلے کی خصوصی کمیٹیاں قائم کرتا ہے یاد رہے کہ میرِ عرب مدرسہ اسی مسلم بورڈ کی زیرِ نگرانی کام کرتا ہے۔

مدرسے میں داخلے کے امتحان میں شرکت کے خواہشمند دینی اور عمومی تعلیمی مضامین کے ٹیسٹ میں شریک ہوتے ہیں اور جو اس امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں انہیں داخلے کا حق مل جاتا ہے۔ مدرسے میں محنت کشوں، ملازموں، اجتماعی کھیتوں کے کسانوں اور اماموں، خطیبوں کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ طلباء مدرسے کے ہوسٹل کی بیرکوں میں قیام کرتے ہیں جہاں انہیں مطالعے کی تمام سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ مدرسہ میں ایک لائبریری، ایک مطالعہ گاہ، کشادہ لیکچر ہال اور کھیل کے میدان ہیں اور تمام طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔

مدرسے کا عملہ تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل ہے جن میں سے بیشتر اسی مدرسے کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان میں سے بہت سے اساتذہ دمشق یونیورسٹی، جامعہ الازہر اور لیبیا کی اسلام یونیورسٹی سے بھی اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

مدرسے کے ڈائریکٹر عبدالرحمٰن رحمت اللہ یُف نے جو اسی مدرسے کے تعلیم یافتہ ہیں، نووستی پریس ایجنسی کے نامہ نگار کو بتایا کہ مدرسے میں عربی زبان کی تعلیم پر بے حد توجہ دی جاتی ہے۔ اس کا سبب صرف یہی نہیں ہے کہ عربی زبان دینِ اسلام میں اہم کردار کی حامل ہے بلکہ گذشتہ چند سالوں سے مسلم بورڈ مدرسے کے فارغ التحصیل طلباء کو اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے زیادہ تعداد میں بیرونِ ملک بھیجا جا رہا ہے اور یہ کہ سوویت مسلمانوں اور مشرقِ عرب کے مسلمانوں کے مابین تعلقات میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ مدرسہ میں عربی زبان کے علاوہ قرآن و حدیث فنِ خطابت، عربی ادب، تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

مدرسے کی سات سالہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد سند یافتہ افراد کا مسجدوں اور بستیوں میں تقرر کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ کے فارغ التحصیل افراد وسط ایشیا اور کزاخستان کے مسلم بورڈ اور سوویت مشرق کے مسلمانوں کے جریدے کے دفترِ ادارت میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ جو عربی سمیت کئی زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔

رحمت اللہ قاسموف جو اسی مدرسے کے فارغ التحصیل ہیں، مدرسے کے دوسرے طلباء کی طرح اس مدرسے میں داخل نہیں ہوئے۔ ہوا یہ کہ عمومی ثانوی سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ ایک فیکٹری میں ملازم ہو گئے۔ ملازمت کے دوران ہی انہوں نے اپنے والد سے جو مسلمان ہیں قرآن مجید پڑھا اور اس کے کچھ حصے حفظ کر لئے جب وہ کچھ اور بڑے ہوئے تو انھوں نے قرآن کا مزید مطالعہ کیا اور عربی زبان کی کتابیں پڑھیں اور اس طرح وہ مدرسے میں داخل ہوئے۔

آج سے کئی سال پہلے مصری ادیب عبداللہ نوار سوویت مسلمانوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے وسط ایشیا آئے تھے تو انہوں نے میرِ عرب مدرسہ بھی دیکھا تھا۔ انھوں نے اپنی کتاب "سوویت یونین کے مسلمانوں کے ساتھ سات دن" میں سوویت یونین کے ممتاز مسلمان علماء اور عام مسلمانوں کے ساتھ بحث و مباحثے کے علاوہ میرِ عرب مدرسہ کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

انھوں نے اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ میں اس بات کا قائل ہو گیا ہوں کہ سوویت یونین میں مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی کی آزادی ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ اسلامی ثقافت کی سینکڑوں یادگاروں کو بحال کیا جا رہا ہے۔ اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سوویت حکومت سوویت عوام کے مذہبی عقائد کا....

ایک مدرس کی ضرورت

دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ واقع ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کو ایک ایسے لائق مدرس کی ضرورت جو کتب عالیہ، کتب موقوف علیہ اور دورۂ حدیث پڑھا سکے

تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ مہتمم دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ حضرت مولانا فیروز خان صاحب۔ ناظم حافظ بشیر احمد صاحب

شہر شہر سے

ساحر قریشی

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مرکزی ناظم انتخابات جناب قاری نورالحق قریشی نے گذشتہ دنوں رکنیت سازی کے سلسلے میں سندھ اور بلوچستان کے خاص خاص شہروں کا دورہ کیا۔

جناب محمد یعقوب شیخ بھی اس دورے میں ہمراہ تھے، قاری صاحب اور جناب شیخ سب سے پہلے سکھر منزل گاہ مولانا محمد مراد صاحب کے مدرسہ پہنچے۔ سالار اعظم حاجی کرامت اللہ اور بہت سے احباب پہلے سے موجود تھے۔ رکنیت سازی کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ اور مولانا محمد مراد صاحب کو بحیثیت صوبائی ناظم انتخابات رکنیت سازی کی کاپیوں کی مناسب تعداد سپرد کی گئی۔

رات کو بعد نماز عشاء نئے گوٹھ جلسہ ہوا۔ جس میں قاری صاحب نے ختم نبوت حالاتِ حاضرہ اور اسلامی نظام پر تقریر کی۔ نیز عوام کو زیادہ سے زیادہ جمعیۃ کا رکن بن کر خدمت اسلام کرنے کی دعوت دی گئی۔

۱۷؍ اگست کو حیدر آباد پہنچے بعد نماز ظہر حیدر آباد ڈویژن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تنظیم کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ بعض مقامات پر تنظیم کی سست روی زیر بحث آئی، مولانا نور محمد صاحب سجاول سے گذارش کی گئی۔ کہ وہ اپنی نگرانی میں اس علاقے میں باقاعدہ فعال تنظیم کے لئے کوشش فرمائیں۔

بعد نماز عشاء مدرسہ کی مسجد میں جلسہ ہوا جس میں قاری صاحب نے موجودہ دور میں جمعیۃ علماء اسلام کا کردار اور اس کی اہمیت بیان کی، اور رکن سازی کی مہم کو تیز کرنے کا پروگرام بنایا۔

۱۸؍ اگست نیوٹاؤن کراچی پہنچے مفتی احمد الرحمان صاحب سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ مدرسہ انوار العلوم فیڈرل ایریا میں اجلاس ہوگا۔ مولانا محمد زکریا صاحب سے مشورہ کے بعد طے پایا کہ اجلاس جمعرات کو منعقد ہو۔ اجلاس میں کراچی سنٹرل اور شرقی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ رکنیت سازی کی اہمیت پر مفصل گفتگو ہوئی۔ احباب نے اپنے اپنے علاقے کے لئے فارم رکنیت حاصل کرنے کے بعد مستعدی سے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ سالار اعظم جناب حاجی کرامت اللہ نے رضاکاروں سے متعلق ہدایات دیں۔

۱۹؍ اگست کو پریس کانفرنس سے خطاب ہوا۔ جس میں پریس کے نمائندوں کو مقصد بتایا گیا۔ جمعیۃ کی رکنیت سازی پر بات چیت ہوئی بعض نمائندگان غلطی سے یہ سمجھے ہوتے تھے۔ کہ شاید جمعیۃ کے رکن صرف علماء ہی بن سکتے ہیں۔ یا اس جماعت میں بھی بعض جماعتوں کی طرح سے درجہ بندی ہے۔ ان کی یہ غلط فہمی دور کی گئی۔

بعد نماز عشاء چاکیواڑہ میں حاجی دل مراد صاحب کے مدرسہ میں اجلاس ہوا۔ اکثر تعداد میں احباب جمع ہوئے۔ اور رکنیت سازی کی مہم میں جوش و خروش سے حصہ لینے کا وعدہ کیا۔

۲۰؍ اگست کو کوئٹہ پہنچے۔ اسٹیشن پر مولانا عبدالواحد صاحب اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔ میزان مارکیٹ میں بہت سے احباب موجود تھے۔ یہاں بھی جماعتی تنظیم اور رکنیت سازی کی اہمیت پر تقریر ہوئی۔

۲۲؍ اگست کو جامع مسجد میں قاری صاحب نے حضرت قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کے دور حکومت کے زریں کارنامے۔ ختم نبوت میں علماء کی کامیابی اور اتحاد ملت پر تقریر کی۔ اہل بلوچستان اور شہید حریت سید شمس الدین شہید کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ میں کارکنوں کا زبردست اجلاس ہوا۔ رکنیت سازی اور جماعتی تنظیم کا احساس دلایا گیا۔ دور دراز سے آئے ہوئے حضرات نے اپنے اپنے علاقے کے لئے رکنیت سازی کی کاپیاں حاصل کیں۔

۲۳؍ اگست کو مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ میں طلباء میں سے خطاب ہوا۔ اور جمعیۃ کے دفتر کا افتتاح اس علاقے میں کیا گیا۔

کوئٹہ میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب قاضی عبدالستار صاحب اور دیگر کارکنوں اور بزرگوں نے اس پروگرام میں ذمہ دارانہ کردار ادا کیا، جناب محمد زمان خان اچکزئی بھی نیام الحبیب ہوٹل تشریف لائے اور جماعتی سلسلے میں مشورے کرتے رہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں ممبرشپ

ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ کی رکن سازی کا کام شروع ہو چکا ہے جن حلقوں میں ابھی ممبرشپ کی کاپیاں نہیں پہنچیں وہ ضلعی دفتر مکی مسجد نزد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ سے جلد از جلد کاپیاں حاصل کر کے ممبرشپ شروع کریں۔

(ڈاکٹر غلام محمد ناظم انتخابات
ضلع گوجرانوالہ)

نظام شریعۃ کنونشن کے سلسلہ میں چند اہم گذارشات

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق آل پاکستان نظام شریعۃ کنونشن ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۷۵ء بروز ہفتہ اتوار گوجرانوالہ میں انشاء اللہ پروگرام کے مطابق منعقد ہو رہا ہے۔ تمام صوبوں اور اضلاع کی جمعیتوں کو کنونشن کی تفصیلات سے بذریعہ سرکلر آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مکرر گذارش ہے۔ کہ تمام اضلاع کی جمعیتیں۔

۱۔ مندوبین کی فہرست، ضلع کے ذمہ عائد شدہ چندہ اور فیس طعام کی رقم بلا تاخیر دفتر مجلس استقبالیہ مکی مسجد نزد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ کو ارسال فرمائیں۔

۲۔ سرکلر میں درج شدہ تفصیلات کے مطابق رضاکار ہمراہ لائیں۔

۳۔ ملک میں نظام شریعت کے نفاذ اور جمعیۃ علماء اسلام کے استحکام کے سلسلہ میں اپنی تجاویز کنونشن سے ایک ہفتہ قبل تک دفتر استقبالیہ کو بھجوا دیں۔

۴۔ بیرونی وفود کی سہولت کے لئے گوجرانوالہ میں مختلف اڈوں پر استقبالیہ کیمپ لگائے جائیں گے۔ وفود ان سے رابطہ قائم کریں۔ وہاں سے انہیں جائے قیام پر پہنچا دیا جائے گا۔

۵۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق ۱۶ اکتوبر بروز جمعرات جمعیۃ کی مرکزی مجلس عاملہ اور ۱۸ اکتوبر کو صبح ۹ بجے مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ امیر مرکزیہ کی منظوری کے بعد دعوت نامے ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بہرحال متعلقہ نیز کس اس سے آگاہ رہیں۔

۶۔ کنونشن کی افتتاحی نشست ۱۸ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عصر ہوگی۔ دوسری نشست اسی رات بعد نماز عشاء تیسری نشست اتوار کو صبح ۸ تا ۱۱ بجے، چوتھی نشست ظہر تا مغرب اور آخری نشست جلسہ عام کی صورت میں بعد نماز عشاء ہوگی، بیرونی وفود کو ہفتہ کے دن ۲ بجے تا ۴ بجے کے درمیان گوجرانوالہ پہنچنا چاہیئے۔

۷۔ تمام مندوبین و رضاکار موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۸۔ اگر کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہوئی۔ تو کنونشن کی تمام نشستیں شیرانوالہ باغ ورنہ متبادل جگہ میں ہوں گی۔ اور متبادل جگہ کا اعلان عین موقع پر کیا جائے گا۔

۹۔ ۱۲ اکتوبر کو مجلس استقبالیہ کا اجلاس حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی زیر صدارت مکی مسجد گوجرانوالہ میں صبح ۹ بجے ہوگا۔ جس میں انتظامات کو آخری شکل دی جائے گی اور اس کے بعد حضرت مولانا انور مدظلہ، پریس کانفرنس میں تفصیلات کا اعلان کریں گے۔

۱۰۔ تمام اضلاع کی جمعیتیں کنونشن میں شرکت کے پروگرام اور تیاریوں سے صوبائی جمعیتوں کے دفاتر اور عہدہ داروں کو بھی مسلسل آگاہ رکھیں۔

(زاہد الراشدی ناظم دفتر
ونشر و اشاعت مجلس استقبالیہ)

جمعیۃ علماء اسلام

لائل پور شہر

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام لائل پور کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب اور مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری سرپرست اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے شرکت فرمائی۔

میٹنگ میں جمعیۃ لائل پور کے صدر جناب خواجہ اکرم بٹ اور ناظم عمومی جناب حافظ خلیل احمد صاحب کے علاوہ جمعیۃ شہر کے سرپرست حضرت مولانا عبد العلیم صاحب جالندھری بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں تنظیمی امور اور جماعتی نظم ونسق پر بحث وتمحیص کے بعد طے پائے کہ تمام جماعتی پروگرام باہمی مشورے سے منعقد کیے جائیں۔ خصوصاً جمعیۃ شہر کے سرپرست مولانا عبد العلیم صاحب جالندھری سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کی جائے۔ مولانا نے بھی پہلے سے زیادہ جماعتی پروگراموں میں حصہ لینے کے عزم کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر حضرت شاہ صاحب اور مولانا رائے پوری نے مختصر سے خطاب میں شہری رہنماؤں اور کارکنوں کو اتحاد واتفاق کی تلقین کی۔

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع جہلم

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ایک ہنگامی اجلاس میں مفتی رشید احمد ارشد ناظم انتخابات ونشریات ضلع جہلم نے نظام شریعت کنونشن کے سلسلہ میں قافلوں کی روانگی اور ضلع بھر میں جماعتی سرگرمیوں، تنظیمی رفتار اور اپنے پہلے طوفانی دورہ کے اثرات بیان فرمائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم انتخابات، نشریات چونترہ، جاڈ، جکمہ کے مقاموں میں خطاب کر چکے ہیں اور آئندہ سرائے عالمگیر دینہ، گالا گوجراں، چک مہمند، پنڈ دادنخاں، وغیرہ ضلع کے اہم مقامات پر خطاب کریں گے۔ جمعیۃ کے ضلعی اجلاس میں ضلع جہلم میں جمعیۃ کو فعال بنانے اور منظم کرنے پر زور دیا گیا۔ رکنیت سازی کو تیز تر کرنے کے عہد کے ساتھ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ لوگ بڑی تیزی سے جمعیۃ علماء اسلام کے شاندار ماضی و تابان حال کی بنا پر جمعیۃ کے پلیٹ فارم کو قبول کر رہے ہیں نظام شریعت کارواں اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ انشاء اللہ گوجرانوالہ روانہ ہوگا۔

سالار متوجہ ہوں

صوبائی سالار پنجاب خواجہ محمد عبد الرؤف نے تمام ضلعی سالاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ دفتر کو مطلع کریں: ۔

۱۔ نظامِ شریعت کنونشن کیلئے انہوں نے کیا تیاریاں کی ہیں؟

۲۔ کتنے رضاکار باوردی تیار ہیں۔

۳۔ وردی دستور کے مطابق ہو۔

نوٹ، اگر رضاکاروں کے لئے ٹوپیوں کی ضرورت ہو تو ملتان سے منگوا لیں۔ لاہور اور راولپنڈی سے بھی فوجی ساز و سامان کی دکانوں سے ٹوپیاں مل سکتی ہیں۔

"اِک چراغ اور بجھا"

قاضی محمد حسن صاحب امروہوی مرحوم کی جدائی کی وجہ سے دل کے زخم ابھی مندمل نہ ہوئے تھے کہ قلات کی ایک عظیم شخصیت قاضی عبد الصمد صاحب سربازی (مرحوم) مورخہ ۱۳ ستمبر ۷۵ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوئے۔ اِنّا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون۔ جمعیۃ علمائے اسلام قلات کی ایک میٹنگ میں قاضی صاحب مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کیا گیا اور ان کی موت کو علمی دنیا کے لئے ایک خلاء قرار دیا گیا۔ قاضی صاحب مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا اور اُن کے علمی و تبلیغی کارناموں کو سراہا گیا۔ مرحوم عرصہ تیس ۳۰ سال تک محکمہ شرعیہ ریاست قلات کے قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پر فائز رہے اور ان کے فیصلوں کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ کسی فریق کی دعوت تحفہ تک کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ریاست کے دور میں خان آف قلات (موجودہ گورنر بلوچستان) کے خلاف فیصلہ دے کر عدالت شرعیہ کی وقعت کو ظاہر کیا۔ آپ کا قائم کردہ دینی مدرسہ تجوید القرآن واقع قلات ہے۔ جس میں چھ اساتذہ اور ۱۰۰ کے قریب بیرونی و مقامی طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

انتخاب حلقہ دیبہ بلوچستان

۱۔ امیر مولانا عبد الغفور صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم قاسمیہ ارباب غلام علی روڈ دیبہ، کوئٹہ۔

۲۔ نائب امیر اول مولانا محمد اسمٰعیل صاحب

۳۔ نائب امیر دوم مولانا نور محمد صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم القاسمیہ۔

۴۔ جنرل سیکرٹری ابو عبد اللہ مسعود محمد عبد الستار عطار لاپتہ آزاد مینگل

۵۔ نائب سیکرٹری اوّل حافظ عبد الخالق

۶۔ نائب سیکرٹری دوم مولانا محمد مہربان صاحب

۷۔ سالارِ اعظم مولانا محمد قاسم صاحب

۸۔ (۱) ناظم نشر و اشاعت حامد محمود صاحب زئی مینگل

(۲) ناظم نشر و اشاعت غلام قادر صاحب

۹۔ ناظم دفتر عبد الغنی صاحب

۱۰۔ خازن صوفی داد محمد صاحب

مذمت

جمعیۃ علمائے اسلام ضلع ملتان کے ناظم عمومی محمد شریف قریشی اور شیخ محمد یعقوب نے ایک مشترکہ بیان میں ضلع ڈیرہ غازی خان انتظامیہ کی طرف سے مولانا شاہ محمد خان ترابی کو ایک ماہ نظر بند کرنے پر شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا کو فوراً رہا کیا جاوے۔

مدرسہ محمود العلوم عبد الحکیم

بیادگار حضرت سید پیر خورشید احمد صاحبؒ خلیفہ مجاز حضرت مولٰنا حسین احمد مدنیؒ زیر سرپرستی حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہٗ سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی ناظم عمومی جمعیۃ پنجاب۔

مدرسہ میں درجہ کتب اور درجہ حفظ و ناظرہ کے طلباء نہایت کامیابی سے حصولِ تعلیم میں منہمک ہیں۔ مدرسہ کی نئی عالیشان عمارت تعمیر کی گئی ہے جس پر تقریباً دو لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں تمام اخراجات مخیر حضرات کی وساطت سے توکلاً علی اللہ پورے ہوئے ہیں لہٰذا آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور خیرات و فطرانہ میں مدرسہ کو یاد رکھیں

ترسیلِ زر کا پتہ:

سید محمد محفوظ الرحمٰن شاہ ہمدانی ناظمِ اعلیٰ مدرسہ محمود العلوم عبد الحکیم؛ فون ۳۳

صادق آباد جمعۃ علمائے اسلام

دفتر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد میں جمعیۃ کا اجلاس زیرِ صدارت مولانا عبد الصمد قائمقام صدر جمعیت صادق آباد منعقد ہوا۔ اجلاس میں سید خالد شہزاد ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری شہر جمعیت صادق آباد، ناظم منور حسین چھینہ نے جمعیۃ کے پروگرام پر روشنی ڈالی اور گوجرانوالہ نظامِ شریعت کنونشن کی کامیابی کے لئے پروگرام ترتیب دیا گیا اور مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا شاہ محمد ترابی اور حق و صداقت کے امین عبد المتین چوہدری کی رہائی کا حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ نظامِ شریعت کنونشن کی تشہیر کے لئے تحصیل صادق آباد کے چکوک میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیلئے مولانا ابوبکر قاسمی، مولوی منور حسین ضیاء ناظم جمعیۃ العلماء اسلام صادق آباد اور مولانا عبد الصمد صاحب کو منتخب کیا گیا۔ جدید ممبر شپ کے لئے بھی کمیٹی بنائی گئی اور تحصیل صادق آباد کے مبلغ مولانا ابوبکر قاسمی کو صادق آباد دفتر کا ناظم مقرر کیا گیا۔ دفتر آٹھ بجے صبح سے دو بجے شام تک کھلا کرے گا اور لائبریری بھی۔

بقیہ: غزوۂ بدر

آج بھی حقانیت اسلام اور نُصرت ایزدی کے لوازمات سے متعلق آندھیوں میں سر کہسار چراغ کی مانند بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو صراطِ مستقیم دکھا رہا ہے۔ کہ مسلمانو تم نے ایک خدا کو چھوڑ کر سینکڑوں صنم تراش لئے ہیں، تم نے عصمت و عظمتِ رسول ؐ کی پاسداری نہیں کی۔ تم نے کتابِ مبین کو زینتِ طاقِ نسیان کر دیا ہے۔ تم نے تعلیمات اسلام اور روحِ اسلام (جہاد) سے روگردانی کی ہے اسی لئے تم انبوہِ کثیر کے باوجود آج دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہو۔ دنیا میں اسلام کی رسوائی کا باعث بن رہے ہو۔

یاد رکھو! آج بھی وہی خدا موجود ہے۔ جس نے بدر میں مٹھی بھر مسلمانوں کو غالب کر دیا تھا۔ آج بھی اس رسولؐ کی تعلیمات موجود ہیں۔ جس نے تمہاری ہدایت کے لئے اپنے اوپر آرام ختم کر لیا تھا۔ لیکن جب تک اصحابِ بدر جیسا عزم، ایمان و یقین پیدا نہیں کرو گے۔ اس وقت تک یونہی ذلیل و رسوا بنے رہو گے۔

جمعیۃ علماء اسلام

کے زیر اہتمام

کل پاکستان

ہمارا نصب العین

خدا کی زمین پر خدا کا نظام

نظام شریعۃ کنونشن

رُومی آرٹ گوجرانوالہ

۱۲-۱۳

شوال ۱۳۹۵ھ

مطابق

۱۸-۱۹

اکتوبر ۱۹۷۵ء

بروز ہفتہ، اتوار

بمقام

گوجرانوالہ

منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر سے ہزاروں علماء کرام، وکلاء، طلباء، مزدور، کسان، تاجر، صنعت کار اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے عوام شریک ہو کر ملک میں اسلام کے عادلانہ سیاسی، اقتصادی، قانونی و معاشرتی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کے لیے تجدید عہد کریں گے:

تفصیلی پروگرام کا اعلان جلد کر دیا جائیگا۔ ان شاء اللہ

مولانا عبید اللہ انور صدر ○ **مولانا مفتی عبد الواحد** ناظم اعلیٰ

و دیگر اراکین مجلس استقبالیہ نظام شریعۃ کنونشن کل پاکستان

مزید معلومات کے لیے: فون - ۶۷۷۱۵ - ۶۷۵۴۵ لاہور اور ۳۷۳۸ - ۴۵۵۵ گوجرانوالہ سے رابطہ قائم کریں۔